



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ مورخہ 8 جولائی 1997 بمطابق 6 ربیع الاول 1418 ھجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۸
۲	وقفہ سوالات	۵
۳	رخصت کی درخواستیں	۳۳
۴	زیری و آور پر بحث	۳۵

سرکاری رپورٹ

پانچوں / بحث اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں / بحث اجلاس مورخہ ۸ جولائی ۱۹۹۴ء بمقابلہ
۲ ربیع الاول ۱۴۱۸ ہجری (بروز منگل) یوقت گیارہ بجکر ہفتیشیں منٹ (قبل از دوپہر)
زیر صدارت جناب سیر عبد الجبار خان، اسپیکر، صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحق انور ندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
وَلَا تَلِسْرُ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَاتُّو الرَّكْوَةَ وَرُكُوعُ الرَّاكِعِينَ ۝

ترجمہ، باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو منصبہ نہ بناؤ۔ اور جانتے ہو جئے حق کو چھپانے کی کوشش
مبتکرو، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اور جو لوگ نماز میں میرے آگے بھک رہے ہیں ان
کے ساتھ تم بھی بھک جاؤ۔

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

وقضہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپلکر بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سوال نمبر ۱۲۱ ملک محمد سرور خان کاٹھ صاحب کا ہے۔

۱۲۱ ملک محمد سرور خان کاٹھ

کیا وزیر سماجی بہبود و مذہبی امور از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) بلوچستان میں کل کتنے غیر سرکاری فلاٹی ادارے (N.G.O's) رجسٹرڈ ہیں اور ان کو حکومت بلوچستان کی جانب سے گزشتہ پانچ سالوں سے کل کس قدر گرانٹ Grant in Aid دی جا رہی ہے۔

(ب) مذکورہ غیر سرکاری فلاٹی ادارے میں سے کن کن این جی اوز کو غیر ملکی امداد مل رہی ہے۔ اور کون کون نے اداروں کو ترقیاتی منصوبوں کے تحت گرانٹ اور فنڈز میاکی جاتی ہیں۔ نیز ملکی اور غیر ملکی امداد حاصل کرنے والے این جی اوز کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے۔

(ج) مذکورہ بالا این جی اوز میں سے صوبہ بلوچستان میں باقاعدگی سے کل کس قدر این جی اوز کام کر رہی ہیں اور ان کی کارکردگی کی تفصیل دی جائے۔

وزیر سماجی بہبود و مذہبی امور

(الف) بلوچستان میں اس وقت کل سات سو دس رضاکار سماجی تنظیموں رجسٹرڈ ہیں۔ حکومت کی جانب سے رضاکار سماجی تنظیموں کے لئے ہر سال ۲۵ لاکھ روپے گرانٹ ان ایڈ فرائم کی جاتی ہے جو رضاکار سماجی تنظیموں میں ان کارکردگی ان کے دائرہ کار اور پروگراموں کے مطابق بلوچستان سوشل ویلفیر کونسل کی منظوری کے بعد فرائم کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں واضح رہے کہ حکومت بلوچستان نے تکمیل سماجی بہبود کو سال ۹۵ - ۱۹۹۴ اور سال ۹۶ - ۱۹۹۷ کے دوران گرانٹ ان ایڈ فرائم نہیں کی۔

(ب) بنی الاقوای اداروں سے حاصل کرنے والی رضاکار سماجی تنظیموں (اين جي اوزا) سے متعلق تکمیل سماجی بہبود لا علم ہے نیز فلاٹی اداروں کو ترقیاتی منصوبوں کے لئے گرانٹ

فراتم نہیں کی گئی۔

(ج) محمد سماجی بہبود حکومت بلوچستان کے ساتھ رجسٹریشن اینڈ کنٹرول آرڈیننسنگ برجی ۱۹۶۱ء کے تحت اس وقت (سات سو دس ارضاکار سماجی تنظیمیں رجسٹرڈ ہیں اور یہ تمام تنظیمیں اپنے اپنے علاقوں اور دائرہ کار (Area of operation) کے اندر باقاعدگی سے رضاکارانہ طور پر کام کر رہی ہے۔ ان میں سے تقریباً میں سو پاس رضاکار سماجی تنظیموں کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ یہ تنظیمیں محدود وسائل کے باوجود اپنے علاقوں میں مندرجہ ذیل شعبوں میں کام کر رہی ہے۔

(ا) بچوں کی فلاح و بہبود کے ضمن میں فری ٹیوشن سینٹر کے قیام اپنی مدد آپ کے تحت خاطری ٹکوں کا انتظام، غریب طباء کی مدد، تعلیم اور معدوزر بچوں کی بحالی اور تعلیم کا انتظام شامل ہے۔

(ب) خواہیں کے لئے سلامی کراں کے مرکز کا قیام، وینی تعلیم، تعلیم بالفاس، خواہیں کی خود کفالت کا پروگرام (وہمن کریڈٹ اسکیم) اور امور خانہ داری میں تربیت وغیرہ۔

(س) نوجوانوں کے کھلی کھود کا انتظام، نوجوانوں میں نشیات کے خلاف شعور اجات کرنا، مختلف نورنامہش کا انتظام، تائپنگ اور کمپیوٹر سینٹروں کا قیام۔

(م) مخدوز افراد کی تعلیم و تربیت و بحالی، علاج معالجه اور روزگار کی فراہمی کا انتظام

(ع) عمر رسیدہ افراد کی فلاح و بہبود۔

(د) نشیات کے عادی افراد کے علاج و بحالی کا انتظام۔

(ه) قیدیوں کی تعلیم و تربیت، تفریخ و قانونی امداد کا انتظام۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ملک صاحب آپ ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاٹڑ سوال جناب اسپیکر ہیں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج میرے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے جناب اسپیکر جب ہم سوال دیتے ہیں تو ہم سے پہندرہ دن پہلے لگ جاتے ہیں اور آج تقریباً ایک میсяہ ہوا ہے ابھی بھی میرا یہ سوال فلور پر رکھا

گیا ہے ابھی میرے پاس کیا فائم ہے کہ میں اس میں ان چیزوں کو دیکھتا، کہ واقعی ان میں کون کون سی چیزیں صحیح ہے کہ ہمارے وزراء صاحبان اسکلی میں تیار ہو کر کے نہیں آتے ہیں اور وہ اس اسکلی کے سوالات اور ان کے جوابات کے متعلق serious نہیں ہیں تو جناب اپنیکر میں یہ آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ متعلقہ وزراء صاحبان کو ہدایت کریں کہ وہ آئندہ جب بھی اس ہاؤس میں آئیں تو جو سوالات ہیں جو جوابات ہیں ان کو تیار کر کے یہاں اس معزز ایوان میں لائیں اور میں جناب اپنیکر وزیر سماجی بہبود سے ایک پلیمٹری سوال کرنا ہوں کہ انہوں نے جتنا بھی لست دیا ہے یہ بھی لیٹ دیا ہے کیونکہ اس میں بست سے پراجیکٹ ایسے ہیں جن کے خالی بورڈ لگے ہوئے ہیں سماجی بہبود کے اور انہوں نے کروڑ روپے کا غبن کیا ہے انہوں نے آج تک صوبے میں کوئی ایسا قابل قدر پراجیکٹ یا کام تیار نہیں کیا ہے جس پر آپ یہ کہ سکیں کہ جن کے تحت ہم نے کروڑ روپے اس پر پراجیکٹ کو دیتے ہیں۔ جناب اپنیکر این جی او ز پر کوئی ٹکس نہیں آیا اور کوئی اس کو نہیں دیکھتا ہے کہ این جی او کو جو کروڑوں روپے دیتے جاتے ہیں کہ انہوں نے کیا کام کیا ہے اور اس کی کیا یعنی نہ کسی کسی حکومتی ادارے نے کوئی رپورٹ دی ہے نہ عوام کو یہ پتہ ہے کہ یہ پیسے کمال خرچ ہو رہے ہیں تو جناب والا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ مجھے بتائیں کہ جو آج یہ لست ہمیں مہیا کیا گیا ہے ان میں کوئی ایسا قابل ذکر اسکشم وہ مجھے بتائیں تاکہ ہم اس پر یقین کریں کہ واقعی یہ جو جوابات صحیح ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب اپنیکر جمال تک اس بات کا سوال ہے کہ سرور خان کا گزر صاحب نے کہا کہ مجھے جواب نہیں پہنچے ہیں اس میں میں انہیں یقین دیانی کراؤں گا کہ آئندہ انشاء اللہ اس طرح نہیں ہو گا اور جمال تک این جی او ز کی کارکردگی کی انہوں نے بات کی تو تقریباً جواب میں ہم نے تفصیل سے لکھا ہوا ہے اور وہ تفصیل بھی میرے ساتھ ہے جس کے نام پر ہم نے پیسے دیتے ہیں اور جمال جس کو ملے ہیں تو اگر چاہتے ہیں تو ہم یہ ساری لست انہیں مہیا کر دیں گے وہ ذرا پڑھے اگر پھر بھی ان کا کوئی سوال ہو تو اس کے لئے

ہم تیار ہیں ان شاء اللہ جواب اس میں دے دوں گا اور اگر اس کے علم میں ہے اگر کہیں ایسا کام ہوا ہے تو وہ اس کی وحاحت کریں تو میں اس کی انکوارٹی کر لوں گا۔

سردار عبدالرحمن خان کھیتران جب اسپیکر صاحب این جی اوز پر میری معلومات کے مطابق رجوب کیش سیکریٹری میں ڈچ گورنمنٹ نے گرلز پرائمری سکول کھولنے کے لیے این جی اوز یہ تنظیم ہے جس کا آج تک ہمیں پڑھی نہیں ہے کہ اس کا کون بڑا ہے کون چھوٹا ہے ٹوپ ڈوبین کے لیے بنایا گیا جس پر تقریباً کوئی ۳۲ لاکھ روپے کے قریب خرچ بھی کر لچکے ہیں تو میری گزارش ہے کہ سینئر مسٹر صاحب سے کہ اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالیں گے کہ اس کا ہیڈ کوارٹر بھکاں پر ہے لاہور میں ہے یا لاور الائی میں ہے اور وہ جو اس کا سرپرست اعلیٰ ہے مجھے اس کے نام کا پڑھ بھی نہیں ہے کون ہے کون نہیں ہے لیکن میری معلومات کے مطابق ۳۲ لاکھ روپے گرلز پرائمری سکول جس میں کھلو اور دی موی خیل اور بارکھان قلعہ سیف اللہ ان ایریا میں گرلز پرائمری سکول ڈچ گورنمنٹ کے اس اسمیٹ سے چل رہے ہیں مہربانی کر کے مجھے جائز گے کہ اس کی کیا کارکردگی ہے اور کیا اس کی صورتحال ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) ٹوب کے علاوہ سردار صاحب آپ کو میں ساری لست فراہم کر دوں گا آپ پڑھیں یہ میرے ساتھ پڑے ہیں میں آپ کو دے دوں گا فوٹو اسٹیک کر کے آپ کو دے دوں گا۔

سردار عبدالرحمن خان کھیتران اس میں اس کا حوالہ ہے اس ڈچ گورنمنٹ کے تعاون سے جو گرلز پرائمری سکول جو کھولے گئے ہیں اس کا بھی لست میں حوالہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جب عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جب والا میرا ایک سوال تو یہ ہے جب والا کہ آپ نے جو ماں، رضاکار سماجی تنظیمیں رجسٹرڈ کی ہیں ان سب کی ہمیں تفصیل ملنی چاہیئے تمام ان کے عمدیدار ان کے جو بھی وہ ہیں ایک یہ آپ نے (اب امیں جو جواب دیا ہے کہ

نمبر شمار	نام	ولدیت
۱۴	عبدالملک ولد عبد الحق	کوئٹہ
۱۵	محمد رفیق ولد جسیب خان	کوئٹہ
۱۶	عبدالملک ولد عبدالرزاق	کوئٹہ
۱۷	عبداللطیم ولد غوث بخش	کوئٹہ
۱۸	ریاض احمد ولد تاج محمد	کلینر
۱۹	حاجی احمد ولد ظریف خان	کوئٹہ
۲۰	محمد اسماعیل ولد محمد شیرین	کوئٹہ
۲۱	حسید اللہ ولد فیض اللہ	کوئٹہ
۲۲	احمد جان ولد جانگیر	کوئٹہ
۲۳	حضرت نور ولد باز محمد	کوئٹہ
۲۴	عبدالجبار ولد عجب خان	کوئٹہ
۲۵	سیدنا اللہ ولد عبد الظاہر	کوئٹہ
۲۶	سمیع اللہ ولد حسید اللہ	کوئٹہ
۲۷	حفیظ الرحمن ولد حاجی رحمن	کوئٹہ
۲۸	نصر اللہ ولد محمد شاہ	کوئٹہ
۲۹	قریب اللہ ولد محمد ابراهیم	کوئٹہ
۳۰	اسلام اللہ ولد امیر نواز	سرپارائزر
۳۱	حسید ولد محمد داؤد	کوئٹہ
۳۲	قدرت اللہ ولد حاجی خان	کوئٹہ
۳۳	شمس الدین ولد ضیاء الدین	کوئٹہ
۳۴	الله نواز ولد محمد نعیم	کوئٹہ

طبع	آسای		نمبر شمار — نام — ولدیت
کوئٹہ	قلي		۳۶ - محمد شعیب ولد ظلام ربانی
کوئٹہ	قلي		۳۸ - حمیم اللہ ولد حاجی محمد عثمان
کوئٹہ	قلي		۴۰ - سومر خان ولد ذر ملک
کوئٹہ	قلي		۴۲ - عین الرحمن ولد محمد حسین
کوئٹہ	قلي		۴۴ - سلطان خان ولد احمد خان
کوئٹہ	قلي		۴۶ - ظلام قادر ولد نبی بخش
کوئٹہ	قلي		۴۷ - پیر محمد ولد عالم خان
کوئٹہ	قلي		۴۸ - جان محمد ولد عبدالکریم
خضدار	اسٹینو ٹائپست		۴۹ - حذیف الرحمن ولد عصید اللہ
قلات	جوئیز کلرک		۵۰ - جاوید اقبال ولد عبدالاصمد
قلات	چوکیدار		۵۱ - عبدالحیم ولد نذر محمد
قلات	چپڑاںی		۵۲ - محمد یوسف ولد عبدالرحمن
کوئٹہ	ڑپریس		۵۳ - کامران مسعود ولد مسعود الرحمن
خضدار	سوپر		۵۴ - رجت سچ ولد گلشن سچ
خضدار	چپڑاںی		۵۵ - نور محمد ولد جنگی
خضدار	چوکیدار		۵۶ - علی نواز ولد حسین
جمل گسی	قلي		۵۷ - ظلام نبی ولد شمس
جمل گسی	قلي		۵۸ - علی احمد ولد ربن خان
جمل گسی	قلي		۵۹ - عبداللہ ولد فتح محمد
جمل گسی	قلي		۶۰ - خدا بخش ولد عیسیٰ خان
جمل گسی	قلي		۶۱ - در محمد ولد کوڑا خان

٥٨ - بشرت علی ولد لعل محمد	نمبر شمار — نام — ولدیت
٥٩ - خالقداد ولد لعل محمد	
٦٠ - عبید اللہ ولد یار محمد	
٦١ - بشیر احمد ولد خلیل احمد	
٦٢ - صلاح الدین ولد موسی خان	
٦٣ - نواز احمد ولد محمد ابراہیم	
٦٤ - تھیڈ احمد ولد علی احمد	
٦٥ - احتشام الحق ولد عبدالحق	
٦٦ - ساجد حسین ولد سعید اللہ	
٦٧ - قاور بخش ولد سوار	
٦٨ - برکت علی ولد مظہن خان	
٦٩ - عمر اللہ ولد جمیں اللہ	
٧٠ - شاہد اللہ ولد عبدالح	
٧١ - سیف الامین ولد محمد امین	
٧٢ - ظفر اقبال ولد بنی ٹی کوئل	
٧٣ - ساجد حسین شاہ ولد لعل محمد	
٧٤ - عارف عزیز ولد علی شیر خان	
٧٥ - فضل محمد ولد رضا محمد	
٧٦ - مظفر ولد ولی جان	
٧٧ - امیر محمد ولد شیر جان	
٧٨ - بشیر احمد ولد حاجی محمد خان	

نمبر شمار	نام	و ولدیت
۷۹	شیر محمد ولد محمد رمضان	تر بت
۸۰	عبد الغفور ولد علی محمد	او تھل
۸۱	فقیر محمد ولد محمد موسیٰ	خشدار
۸۲	مسرور نور محمد ولد محمد موسیٰ	او تھل
۸۳	محمد سلیم ولد محمد حسن	گواور
۸۴	محمد ظریف ولد جعہ خان	خشدار
۸۵	شاہ جہاں ولد حاصل خان	خشدار
۸۶	ذوق القمار علیج ولد علام محمد	مستونگ
۸۷	محمد یاسین ولد علام محمد	تر بت
۸۸	ظفر اقبال خان ولد حسین خان	او تھل
۸۹	محمد علی ولد حاجی برکت	خشدار
۹۰	واد محمد ولد عبدالرحیم	قلات
۹۱	نفسیہ احمد ولد محمد ابراهیم	خشدار

جناب اپسیکر جواب پڑھا ہوا تصور ہوا۔ کوئی صفائحی سوال ہے تو کریں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب صفحہ ۱۰ پر آئیم ہے سے ہے تک اور پھر ایسے اور بھی ہیں۔ سب انھیں کیلئے کسی اخبار میں روپیہ یا ٹیکلی دیزیں پر ایڈورڈائز منٹ کی لگتی ہے۔ اور ان کے انڑو پوکب لئے گئے؟

سردار چاکر خان ڈومکی (وزیر) اخبارات میں انتشار دیا گیا تھا۔ ابھی تو وہ میرے پاس نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل بعد میں بتا دیں بالوں میں۔

سردار چاکر خان ڈومکی (وزیر) بتا دیں گے۔

جناب اسپیکر بناویں گے۔ اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔ ۱۴۵ دریافت فرمائیں۔

۱۴۵ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات میں سال ۱۹۹۲ء کے دوران تسلیم اور گاڑیوں کی مرمت پر کل کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

(جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور ہوا۔ کوئی ضمنی سوال۔

بسم اللہ خان کاٹر جتاب اسپیکر۔ ایک جگہ صفحہ نمبر، سیمیل نمبر ۱۳ پر درج ہے سویپر Sweeper کے لئے عین الدین ولد روز دین۔ سویپر پوسٹ کے لئے پلے سے کوئی اور برادری ہے۔ کیا یہ ہمارے لوکل لوگوں کو لگایا جاتا ہے کہ وہ یہ کام کرتے ہیں۔ اور اس خاص برادری کے لوگ محاذ ہو جاتے ہیں کہ یہ لوگ صرف تختواہ کے لئے ہوتے ہیں کام نہیں کرتے ہیں۔

سردار چاکر خان ڈوکلی (وزیر) سویپر سے مراد جہازوں لگانے والا۔

جناب اسپیکر فراش ہو سکتا ہے۔

جناب اسپیکر سوال نمبر ۲۰ عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب دریافت فرمائیں۔

۲۰ جناب عبدالرحیم خان مندو خیل

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۱۹۹۲ء تا مئی ۱۹۹۴ء کے دوران محکمہ مذکورہ میں گردید، اس کے لئے ملازمین تعینات ہوئے ہیں۔ تعینات کردہ ملازمین کے نام بعد ولدیت، تعلیمی کوائف، تاریخ تعیناتی، جائے تعیناتی اور ضلع بھائیش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کے لئے بنیادی شرائط کیا رکھی گئی تھیں۔ اور کیا مذکورہ آسامیوں کی عام نشریہ کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کہ اخبارات میں۔ اگر نہیں تو کیوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

سال ۱۹۹۲ء تا مئی ۱۹۹۴ء کے دوران مgilہ مواصلات و تعمیرات میں گرید، ا کے کوئی تعیناتی نہیں کی گئی ہے۔

جناب اپسیکر کوئی ضمنی سوال۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اپسیکر اس دفعہ میرے تمام سوالات کو آؤٹ آف دی پاؤں پھینک دیا گیا ہے۔ روں یہ ہے کہ یہاں ہونا چاہیئے جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ گرید ایک تا، تاک تفصیلات دی جائیں لیکن نہیں دی گئی اس پر تو پاؤں کی انکوائری کمیٹی ہونی چاہیئے یہ کہیے ہوا؟ صرف، اگر گرید کے جوابات دیئے گئے۔

جناب اپسیکر میں نے اپنے سکریٹریت کو کہ دیا ہے۔ قلمی رکھیں اسکے جوابات آئیں گے

جناب اپسیکر اگلا سوال ۲۳۲ میر جان محمد خان جمالی صاحب کا ہے دریافت فرمائیں۔

۲۳۲ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۲۱ فروری ۱۹۹۴ء تا ۲۸ مئی ۱۹۹۴ء کے دوران مgilہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام تمام مسلکہ ملکہ جات / پروجیکٹس (اگر ہوں ایس کہتے گرید، اول بلا آفسران کے تجاذبے کئے گئے ہیں۔ ان کے نام، عمدہ، مقام تبادلہ اور مقام و عمدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔

نیز کیا ان تبادلوں میں الہیت / تحریر اور گرید کا خیال رکھا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفسران اپنی آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ ان کے پیشرو آفسران والکاران سے چارچ لینے والے ملازمین کی آبائی ضلع و ربانش کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) مذکورہ تبادلوں میں ٹی۔ اے۔ اور ڈی۔ اے کی مدد میں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے۔
میزہر آفیسر و اہلکار کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔
وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) محمد مواصلات و تعمیرات میں ۲۱ فروری ۱۹۹۶ء تا ۲۸ مئی ۱۹۹۷ء کے دوران گرینے، اد
بلا آفیسران کے مندرجہ ذیل تبادلے کے گئے ہیں۔

نمبر شمار۔ گرینے، اد بلا آفیسران کے نام / عمدہ مقام تبادلہ و عدمہ تعیناتی اہلیت / تجربہ
در محمد حسیف خان۔ قائم مقام
از پرو جنگٹ ڈائز کیفر سی رکھنی روڈ آفیسر کی تعیناتی
نے قائم مقام چیف انجینئر کوئٹہ (بی۔ ۲۰) کے قابلیت کے
چیف انجینئر (بی۔ ۱۹)
مطابق عمل میں
لائی گئی۔

در ناصر علی۔ قائم مقام چیف انجینئر (بی۔ ۱۹) از سپر شنڈنگ انجینئری ایڈ آر ڈوبن نصیر آباد
پرو جنگٹ ڈائز کیفر سی رکھنی روڈ۔

در طا محمد سپر شنڈنگ انجینئر (بی۔ ۱۹)
از سپر شنڈنگ انجینئری ایڈ آر ڈوبن نصیر آباد
سرکل خضدار نے
سرکل خضدار نے
خطر برائے تعیناتی

شمار۔ گرینے، اد بلا آفیسران کے نام / عمدہ مقام تبادلہ و عدمہ تعیناتی اہلیت / تجربہ
از پرو جنگٹ ڈائز کیفر فارم نو مارکیٹ روڈ کوئٹہ نے
خطر برائے تعیناتی
از ڈپٹی پرو جنگٹ میخ رسماں گ روڈ نے
در شیر احمد بلوج ایکسین (بی۔ ۱۸)

فائدہ ایکسین (بی۔ ۱۰) خطر برائے تعیتی
 از فائدہ ایکسین بی ایڈنڈ ڈویژن آفسر کی تعیتی
 موئی خلیل تا پروجیکٹ ڈائریکٹر اسکے ہدایت کے
 (بی۔ ۱۱) فارم نومار کیست روڈ کوئٹہ مطابق عمل میں
 لالی گئی۔

۸۔ سید احمد از اے ڈی او چیف انجینئر
 انھ۔ ڈی۔ او۔ (بی۔ ۱۱) آفس کوئٹہ تا انھ ڈی او
 بی ایڈنڈ آر سب ڈویژن قلات

۹۔ محمد صدیق از انھ ڈی او بی ایڈنڈ آر سب ڈویژن
 انھ۔ ڈی۔ او۔ (بی۔ ۱۱) قلات تا اے ڈی او چیف انجینئر
 آفس کوئٹہ۔

(ب) مذکورہ بالا آفسران کی تاریخ تعیتی مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار۔ نام تبدیل کردہ آسامیوں پر عرصہ تعیتی پیشہ آفسران آبائی صلح و رہائش
 ار۔ محمد حسین خان بخشیت پروجیکٹ ڈائریکٹر جی رکھنی ہمراں کوئٹہ
 روڈ ۱۹۱ د سپتمبر ۱۹۹۴ سے ۲ مئی ۱۹۹۶
 فائدہ ایکسین چیف
 مک کام کر رہا تھا۔

مر ناصر علی بخشیت چیف انجینئر کوئٹہ ۱۹۱ د سپتمبر ۱۹۹۴ میں محمد حسین خان کوئٹہ
 نمبر شمار۔ نام تبدیل کردہ آسامیوں پر عرصہ تعیتی پیشہ آفسران آبائی صلح و رہائش
 فائدہ ایکسین چیف انجینئر سے ۲ مئی ۱۹۹۶ مک

سر۔ ماحمد بخشیت سپر شنڈنگ انجینئر خلیل آسامی
 سپر شنڈنگ انجینئر بی ایڈنڈ آر ڈویژن نصیر آباد ۱۹۱ مارچ

۱۴	گیونش ڈولپسٹ آفسر گرید ۲	نام تکنیکل	
۱۵	سپرشنڈنٹ ایڈمن سلیکشن گرید ۱	ایضا	۱
۱۶	سپرشنڈنٹ گرید ۱	ایضا	۲
۱۷	اٹیشنیکل آفسر گرید ۱	ایضا	۱
۱۸	اٹیشنیکل آفسر گرید ۱	ایضا	۱
۱۹	اکاؤنٹس آفسر گرید ۱	ایضا	۱
۲۰	جنرل فورمن گرید ۱	تکنیکل	۱
۲۱	سینٹر سکیل شینوگرافر گرید ۱	نام تکنیکل	۱
۲۲	اٹینوگرافر گرید ۱	ایضا	۲
۲۳	ہیڈز ڈرامٹین گرید ۱	تکنیکل	۱
۲۴	اکاؤنٹس گرید ۱	نام تکنیکل	۱
۲۵	اسٹنٹ گرید ۱	ایضا	۱
۲۶	اٹیشنیکل اسٹنٹ گرید ۱	ایضا	۲
۲۷	سینٹرین گرید ۱	تکنیکل	۱
۲۸	سب اجینٹر گرید ۱	ایضا	۱
۲۹	فورمن گرید ۱	ایضا	۲
۳۰	شور سپروائزر گرید ۱	نام تکنیکل	۱
۳۱	ویڈر گرید ۱	تکنیکل	۲
۳۲	مکنک گرید ۱	ایضا	۱
۳۳	آٹو آفسر میس گرید ۱	ایضا	۲
۳۴	کرین آپسٹر گرید ۱	ایضا	۱

				۲۰. رگ ڈر اسیور گریڈ ۸
				۲۱. ڈریلر گریڈ ۸
				۲۲. الکٹریشن گریڈ ۸
				۲۳. پیٹل سین گریڈ ۸
				۲۴. بلیک سخت گریڈ ۸
				۲۵. سینٹر کلر گریڈ ۸
				۲۶. اسٹور کپر گریڈ ۷
				۲۷. اسٹرنٹ شور کپر گریڈ ۵
				۲۸. ٹائم کپر گریڈ ۵
				۲۹. پپ آپریٹر گریڈ ۵
				۳۰. اسٹرنٹ ڈریلر گریڈ ۵
				۳۱. جوئنر کلر گریڈ ۵
				۳۲. ٹریسر گریڈ ۵
				۳۳. فلر گریڈ ۵
				۳۴. ڈر اسیور ہیوی گریڈ ۵
				۳۵. ڈر اسیور لائٹ گریڈ ۳
				۳۶. مکان قلی گریڈ ۲
				۳۷. شور قلی گریڈ ۲
				۳۸. رگ قلی گریڈ ۱
				۳۹. ٹکینر گریڈ ۲
				۴۰. دفتر قلی گریڈ ۲

۲۸ سروس میں گریڈ ۲

۲۹ نائب قاصلہ گریڈ ۱

۳۰ چوکسیدار گریڈ ۱

۳۱ سوپر (حددار) گریڈ ۱

ٹینکیل

۶

نان ٹینکیل

۲۹

ایضا

۱۶

ایضا

۵

۱۸۶

۱۳۶

۳۱۲

میزان :-

بیاڑ کے بارے میں تفصیلی رپورٹ

۱۔ بیاڑ میں اس وقت ۲ عدد رگ مشینیں ہیں (Hand England) جو صحیح حالت میں ہیں۔ کام نہ ہونے کی وجہ سے بیاڑ درکشاف میں کھٹی ہیں۔

۲۔ بیانڈ فیر ۲ میں Halcrow نے، گاڑیاں دیں Land rover جن میں اس وقت تقریباً آنہ گاڑیاں صحیح حالت میں ہیں جو بیاڑ آفیسر ان کے زیر استعمال میں باقی ہو گاریاں خراب حالت میں بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے درکشاف میں کھٹی ہیں جو رسپیسر کے قابل ہیں۔

۳۔ بیاڑ کی ملکیت چار درکشاف ہے۔ تربت ۲ میں ۳۰ خددار ہر کوئی ہیں۔ کوئی درکشاف درگنج حالت میں ہیں جس پر آش کی گاڑیاں مرمت کی جاتی ہیں۔

۴۔ بڑی گاڑیاں (ٹرک) میں ۹ موجود ہیں۔ جن میں عین گاڑیاں صحیح حالت میں ہیں۔ باقی ٹرک خراب ہیں۔ جو رسپیسر کے قابل ہیں۔ اور بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی درکشاف میں کھڑے ہیں۔

۵۔ ٹینکر ۶ عدد ہیں۔ جس میں ایک صحیح حالت میں ہے اور ایک خراب حالت میں ہے۔ جو رسپیسر کے قابل ہیں۔ بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی درکشاف میں کھڑے ہیں۔

۶۔ ایک عدد کرین ہے۔ جو لوڈنگ ان لوڈنگ اور سربراہی ڈالنے کے کام آتی ہے۔ اس میں بھی کچھ کام ہے اور درکشاف میں کھٹی ہے۔

۔۔ بیاڑ کے پاس ایک ثیٹ ٹربائی ہے۔ جو ٹیوب ویل کے میسنگ کا کام کرتی ہے۔ جو صحیح حالت میں ہے۔

۸۔ بینڈ کے پاس دو عدد جنیٹر بھی ہیں جو صحیح حالت میں ورکشاپ میں لگھڑے ہیں۔

(ب) بینڈ فیر ۲ واٹر سپلائی اینڈ سینی ٹیشن ورکس میں مکمل ہو گئے تھے اور سال ۱۹۹۶ء میں حاجی زنی واٹر سپلائی اسکیم ضلع پٹیانی میں جو واٹر سوریع ٹینک بننے سے رہ گیا تھا اس کی تکمیل کی گئی جس پر ۵۰۵ لاکھ روپے خرچ کیے گئے۔

تفصیل نیلی واٹر سپلائی اسکیم ضلع پٹیانی

نیلی واٹر سپلائی اسکیم کامیابی کے ساتھ اپنی تکمیل کو پہنچی اور ۱۹۹۳ء کے وسط میں محرز وزیر برائے بیاڑ نے اس اسکیم کا افتتاح کیا۔ جس میں سابق صوبائی وزیر سیاسی امور جناب سرور خان کاکڑ صاحب نے بھی شرکت کی۔ اور اسکیم کا لکھڑ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بد قسمتی سے لکھڑ میں موجود دو گروپوں میں آپس کی ناچاقی کی وجہ سے چلتی اسکیم کو نقصان پہنچایا گیا۔ سب سے پہلے میں پاپ لائن کو توڑا گیا۔ جس سے پانی کی فراہمی م uphol ہو گئی۔ جس کو محمد بیاڑ نے تکمیل کر کے اسکیم کو دوبارہ صحیح حالت میں کر دیا۔ پھر ماہ بعد نومبر ۱۹۹۳ء میں دوبارہ ایک گروپ نے خود کار بھتخاروں سے اسکیم کی ٹرانسفر مراد پر پہنچا گیا۔

جناب ملک حاجی سرور خان کاکڑ نے فریقہن میں تصفیہ کر دیا۔ اور جناب سرور خان کاکڑ نے اسکیم کی مرمت اور دوبارہ چلانے کے لئے اپنے ایم پی اے فنڈ سے رقم دینے کی پیشکش کی اور ان کی سی سے یہ اسکیم اب چل رہی ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب اپنیکر صاحب سوال نمبر ۷۲ میرے سے متعلق نہیں ہے اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ اس سوال کو ڈیپر کیا جائے تاکہ جب متعلقہ نظر موجود ہو تو وہ جواب دے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اس سوال کو بھی مونخر کیا جاتا ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ جناب جب سوال پوچھا جائے جب اسے مونخر کیا جائے یہ بات اس اسلی کے تقدس اور پروتیج کے خلاف ہے۔ اب بیاؤ ہے یا جو بھی ہے لیکن متعلقہ وزیر کو آج یہاں ہونا چاہیئے تھا تاہم جو سینئر وزیر ہیں یہ ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس سوال کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کیا یہ سوال بیاؤ سے متعلق ہے؟

ملک محمد سرور خان کا کڑ جناب اسپیکر یہ اسلی کے قاعدے قواعد کی خلاف ورنی ہے کہ کوئی بھی وزیر یہاں پر اپنا جواب دینے کے لئے تیار ہو کر نہیں آتا ہے۔ اس وقت تو وزیر متعلقہ سینئر وزیر ہیں وہ اس سوال کا جواب اس معزز الیوان کو دیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل جناب اسپیکر میری اس سلسلے میں عرض ہے کہ اگر آپ اجازت دیں بنیادی طور پر اسلی کی کارروائی جو میں سمجھتا ہوں وہ اس تمام سسٹم کا نچوڑ اسلی ہے نہ کہ وہ صرف آٹھ دس مسٹر ہوں یہ جمورویت جب چلتی ہے الیکشن جب ہوتے ہیں یہ ایک پراسس مکمل کر کے آتے ہیں پھر قسم ہو جاتی ہے ایک گورنمنٹ بن جاتی ہے اپوزیشن بن جاتی ہے ان تمام چیزوں نچوڑ جو ہے یہ اسلی ہے۔ اسلی چلانے کا کوئی سنجیدہ طور طریقہ ہونا چاہیئے۔ یہ حقیقت میں کوئی سنجیدہ طریقہ نہیں ہے کہ جواب مانگے جائیں اور جواب آخری گھنٹے میں آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں جسے آپ پڑھنے کے بھی قابل نہیں ہوتے ہیں ابھی میں پڑھ لوں اس پر ضمنی یا نفس کیا نکالوں مجھے کونے صحیح جواب دیئے گئے ہیں اور کونے غلط جواب دیئے گئے ہیں۔ جیسے میں نے پہلے عرص کیا اس کے بعد جواب دینے والا خود بھی اسلی میں موجود نہیں ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں مولانا امیر زمان اتحاد عالم بھی نہیں ہے اور شہزادی اتحادیکیل ہے کہ ہر حکمہ اپنے طور جوابات دیتا جائے۔ آپ متعلقہ وزیر کو پابند کریں کہ وہ یہاں بیٹھیں۔ اگر وزارت نہیں کر سکتے ہیں تو آپ لوگوں کے پاس ماشاء اللہ کافی صاحب کمال لوگ بھی موجود ہیں تو انہیں تجدیل کر دیں کسی اور کو ختمی دے دیں جو اپنے سوال کا کم

سے کم جواب دے سکے۔ یہ جو جوابات ہیں میں آپ کو بتا بھا ہوں۔

جتناب ڈپٹی اسپلیکر جتاب جعفر خان صاحب سے گزارش ہے کہ یہ سوالات کا وقہ ہے آپ اس پر سوچیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل جتاب والا میں سوالات کے متعلق کہ رہا ہوں کوئی زیر و آور پر نہیں بول بھا ہوں یہ سوالات کا وقہ ہے آپ سوچیں میں بھی تو کہ بھا ہوں وزیر موجود نہیں اور آپ ہر وقت ڈیلفر ہو جائیں ڈیلفر کرنے جائیں۔ کب وہ آجیں گے۔ وزیر متعلق کو موجود ہونا چاہیئے۔ جو ایک تختواہ لے رہا ہے۔ ایک گاڑی ہے۔ اور مراعات لے رہے ہیں۔ اور تمام محمد کو چلا رہے ہیں اسے موجود ہونا چاہیئے اپنے جواب کے لئے۔ یہ بہت آسان ہے وزیر صاحب کسی دوسرے ساتھی کو موقع دے تاکہ وہ اس کے جوابات دے سکیں یہ بھی ہوتا رہا ہے کہ ایک آدمی نہیں بول سکتا ہے نلاائق ہوتا ہے یا جوابات نہیں دے سکتا ہے تو پھر کسی دوسرے ساتھی کو کہہ دیتا ہے کہ آپ میری طرف سے جواب دے دیں یہ تو اسکلی کی روایت رہی ہے ہم نے اپنائے میں لیکن جو ہمارے پرانے ساتھی ہیں مولانا امیر زمان صاحب ہیں کھوسہ صاحب ہیں جب کوئی وزیر جواب نہیں دے سکتے ہیں تو کسی اور یا پارلیمنٹی سیکرٹری کو کہہ دیتے ہیں کہ آپ میری طرف سے جواب دے دیں۔ اس اسکلی کی روایت رہی ہے۔ کچھ نئے ساتھی ہیں لیکن جو پرانے ساتھی ہیں مولانا امیر زمان صاحب ہیں۔ محمد علی صاحب ہیں کھوسہ صاحب ہیں۔

پرسن موسیٰ جان جتاب وہ کہ رہے ہیں کہ نلاائق ہیں تو ہم جب ان کی لیاقت بھائیں گے تو وہ کتنے لاائق ہیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل جتاب میں شزادہ صاحب کو جواب دینا چاہوں گا کہ وہ اگر ہماری وزارت کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں کہ ہمارے دور کی وزارت کے متعلق بغیر شذی کے آپ کو بتا سکتے ہیں اور یہ فلور آف دی باؤس ریکارڈ ہے کہ کبھی بھی ۱۹۹۰ء سے لیکر ۱۹۹۴ء تک کسی ایک سوال کے جواب کے لئے کسی ساتھی کو مجبور نہیں کیا کہ آپ میری جگہ

جواب دے دیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) جتاب یہ سوال اس لئے ڈیفر نہیں کیا جاتا ہے کہ یہاں پر فسٹر موجود نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جتاب سرور خان نے سوال کیا ہے بیاڑ ہے اور نیچے نام آیا ہے وزیر منصوبہ بندی کا یہ غلطی پرنسٹ میں ہوا ہے اگر اس کو دوبارہ منصوبہ بندی کے مکمل کے لئے لائیں تو متعلقہ وزیر کے نام پر ہو گا وہ جواب دے دیں گے۔ یہاں غلطی ہوئی ہے اس لئے میں کہتا ہوں اس کو ڈیفر کیا جائے۔

جتاب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۱۲۲ کو ڈیفر کیا جاتا ہے۔

۱۵۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (عبدالرحیم مندو خیل نے دریافت کیا) کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۴ء کے دوران مکمل متعلقہ نے وقتاً فوقاً ایک ارب روپے سے زائد مالیت کی دس بارہ رگ مشین منظوری لیئے بغیر خریدی عیسیٰ
(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے قواعد خریداری کے مطابق متعلقہ مکمل کی کسی قسم کی مشینری کی خریداری کا مجاز نہیں ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان بنے قاعدگیوں کے سدباب کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) سال ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۶ء کے دوران مکمل آپاٹی و برقيات نے گیارہ رگ مشین خریدی تھیں۔ جن کی مالیت پاکستانی کرنی میں ۳۳ کروڑ ۴۰ لاکھ روپے بنتی ہے۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے اس کی منظوری دی تھی مگر مجاز اتحادی شرُّل ڈیولپمنٹ ورکنگ پارٹی C.D.W.P. اور قوی اقتصادی کونسل ECNIC سے منظوری نہیں مل گئی۔

(ب) متعلقہ مکمل قواعد و ضوابط کے تحت مجاز اتحادی کی منظوری کے بعد خریداری کر سکتا ہے۔

(ج) حکومت بلوجھان اس خریداری کے معاملے کی تحقیقات کرو رہی ہے۔
جناب ڈپٹی اسپلکر سوال نمبر ۴۵ کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

میر محمد اسلم گچکی جناب والا اس کے جواب میں ہے تفصیل سے کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے اس کی منظوری دی تھی مگر مجاز اتحاری یعنی سڑل ڈیوپمنٹ ورکنگ پارکی اور ایکنک سے منظوری نہیں لی گئی۔ متعلقہ حکمہ قواعد و ضوابط کے تحت مجاز اتحاری کی منظوری کے بعد خرید کر سکتا ہے یعنی اس کا مطلب ہے کہ یہ اتحاری کی منظوری کے بغیر خریدی گئی اور آخر میں جواب ہے حکومت تحقیقات کر رہی ہے۔ حکومت کی تحقیقات کے متعلق ہم ممبران جب سوال کرتے ہیں تو ہمیں صرف یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ہم تحقیقات کر رہے ہیں تو اس سے ہم مطمئن نہیں ہو سکتے تو ہمیں بتایا جائے کہ کس قسم کی تحقیقات ہو رہی ہے اس کی کیا وجہات ہیں کیا تحقیقات ہو رہی ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل بے ادبی معاف۔ جناب اس کے متعلق ہی میرا سوال یہ ہے کہ یہ سوال منصوبہ بندی و ترقیات سے ہے یہاں جواب حکمہ آپشی و برقيات۔ سوال یہ ہے کہ منصوبہ بندی و ترقیات نے کتنے رگ خریدے ہیں اور جو رگ آپ نے خریدے ہیں وہ اصولاً صحیح نہیں تھے جو آپ نے خریدے ہیں اس سوال کا جواب دے دیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) جناب میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے وزیر منصوبہ بندی و ترقیات سے سوال کیا کہ کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۴ء میں وقت نوقت ایک ارب روپے کے رگ حکمہ متعلقہ سے منظوری لے بغیر خریدے تھے اور وزیر منصوبہ بندی کی طرف سے جواب ہے کہ-----

(الف) سال ۱۹۹۳ء میں حکمہ آپشی و برقيات نے گیارہ رگ مشین خریدی ہیں لیکن جو متعلقہ حکمے ہیں ان سے منظوری نہیں لی گئی ہے۔ تو جواب تو ہم نے دیتا ہے پی اینڈ ڈی نے جواب دیتا ہے اریگنیشن نے خریدنا ہے منظوری ہم نے دی ہے یا نہیں سوال یہ ہے کہ کیا آپ

نے منظوری دی ہے یا نہیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ ہم نے منظوری نہیں دی دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل اریگیشن کا نہیں پہلے آپ اپنے مجھے کا جواب دیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) میرے مجھے سے متعلق جو سوال ہے اس کا جواب میں نے دیا ہے سوال یہ ہے کہ کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کیا یہ درست ہے کہ سوال، ۹۔ ۱۹۹۹ء کے دورانِ حکمر متعلقہ نے وقت فوت ایک ارب روپے سے زائد مالیت کے دس بارہ رگِ حکمر متعلقہ سے اجازت لئے بغیر خریدی تھی کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے متعلقہ حکمر کی منظوری کے بغیر لئے۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) متعلقہ حکمر ہمارے ساتھ کونا محکم ہے۔ **عبدالرحیم خان مندوخیل** متعلقہ حکمر کے معنی ہیں آپ کا حکمر۔ جس سے سوال کیا گیا ہے۔ آپ کا حکمر منصوبہ بندی و ترقیات نے ایک ارب روپے سے زیادہ مالیت کے رگ دس بارہ خریدے ہیں اس نے یہ رگ تقریباً گیرہ بارہ خریدے ہیں اور منظوری نہیں لی۔ سوال آپ سے ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) جواب عبد الرحمن خان مندوخیل صاحب حکمر منصوبہ بندی و ترقیات حود کوئی چیز نہیں خریدتا ہے۔ آپ کے جتنے بھی سوال آئے پر اجیکٹ کے متعلق وہ ہمارے ساتھ متعلق نہیں تھے۔ لیکن جواب آپ نے ہم سے مانگے ہیں تو اس نے جو ہمارے ریکارڈ پر تھا ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے اور جو ہمارے ریکارڈ میں نہیں ہے اس کو اریگیشن جانے۔ اس کے مجھے نے جواب نہیں دیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل تو آپ کا جواب یہ ہے کہ حکمر منصوبہ بندی و ترقیات نے نہیں خریدے ہیں اور اگر ہم یہ ثابت کریں کہ آپ نے خریدے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) بے شک آپ لا یعنی اچھی بات ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کثر جتاب اپنیکر گزارش ہے کہ میں نے پچھلے اس بھی
کے سینہ میں ایک سوال کیا تھا کہ بلوجھان گورنمنٹ نے ملکہ ایریگیشن اور آپاشی نے سے
سابق وزیر ملکہ ایریگیشن و آپاشی نے تقریباً ایک ارب روپے کے رگ منگوائے تھے جو سینہ
کو الٹی کے تھے یعنی وہ سینہ ہندہ تھے اور یہ جو رگ منگوائے گئے تھے ان میں تقریباً میرے
خیال میں دس پندرہ کروڑ روپے خرچ ہوں گے باقی روپے انہوں نے ملکہ نے آپس میں
بانت لیتے تھے اس وقت کے جتاب مندو خیل صاحب نے یہ کہا تھا کہ یہ باقاعدہ حکومت پاکستان
اور حکومت فرانس کے درمیان ایک ایگریٹھ تھا اس نے یہ رگیں خود بخود آگھیں جبکہ میں
نے یہ کہا تھا کہ یہ رگیں وفاقی حکومت کی منظوری C.W.P. اور ایکٹ ECHNIC کی منظوری
کے بغیر منگوائی گئی میں۔ کیونکہ جب بھی کسی پراجیکٹ میں فارم ایکٹ جنسنج انوالو ہوتا ہے
وہ اس کے لئے منظوری وفاقی حکومت ہی دے سکتی ہے صوبائی حکومت کا کوئی اختیار نہیں
ہے لہذا آج بھی ہمارے دوست جو اس وقت مختلف سوالات کے ذریعہ یہ سوال تو یعنی اس
طرح سے خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ اس سوال کا جواب ڈائریکٹ ان کے سابق
وزیر آپاشی کے اوپر اس کا الزام آ جاتا ہے چونکہ یہ رگ انہوں نے خریدے تے اس لئے یہ
رگ بھی وہ اپنی پارٹی کے لوگوں کو اس قسم کے غلط الزامات سے بچانے کے لئے مختلف
سوالات کر رہے ہیں لیکن دو مختلف فیپارٹمنٹ نے منگوائے تھے آج اس کا جواب آگیا ہے کہ
یہ ایک کمپیٹیٹ اتحادی کے بغیر اجازت کے خریدے گئے ہیں لہذا پچھلی دفعہ بھی وزیر اعلیٰ
صاحب نے اس فلور اور مولوی امیر زمان صاحب نے بھی اس فلور پر ہمیں یقین دہانی کرائی
تھی کہ ہم اس بارے میں تحقیقات کر کے اس بھی میں س کا جواب دیں گے لیکن افسوس کا مقام
یہ ہے کہ آج تک پتہ نہیں وہ کونسی طاقت ہے جو مولانا امیر زمان کو بھی ایک نیکی کے کام
سے روک رہی ہے۔ کیونکہ ہم تو یہ موقع تھی کہ جمعیت علماء اسلام جو اسلام کے نام پر
انصار اور حق کے لئے لوگوں کے لئے جدوجہد کر رہی ہے اور آج ان کے وزراء صاحبان ان
کے اپنے ہمکملوں میں پختنی جتنے کروڑوں روپے کا خیں ہوا ہے اس کو چھپانے کی کوشش کرتے

ہیں کتنے افسوس کا مقام ہے ہمیں چاہیئے تھا کہ آج مولانا صاحب جان بر ملا یہ سمجھتے ہیں کہ واقعی یہ غلط کام ہوا ہے لہذا ہمیں ان کی انکوارٹری اور ان لوگوں کو باقاعدہ پکڑنا چاہیئے تھا لیکن افسوس کا مقام ہے کہ وہ جماعت جو انصاف حق اور دین کی دعوییدار ہیں وہ ان لوگوں کو چھپائے رکھنا چاہتی ہے تاکہ ان کے جو غلط کام ہیں اور کرپشن ہے ان کو چھپایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر خان صاحب آپ کا سوال کیا ہے؟

عبدالر حیم خان مندو خیل یہی سوال ہے ان کا۔ جناب والا عرض یہ ہے جناب والا عرض یہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں۔

عبدالر حیم خان مندو خیل ٹھیک ہے۔ جناب سوال کو ذرا آپ سربانی کریں ایریگیشن کا یہاں سوال نہیں ہوا ہے۔ لیکن میں آؤں گا اس پر سوال کروں گا ضمی سوال کروں گا۔ پہلا سوال یہ ہے کہ تھلمہ منصوبہ بندی نے یہ رگز خریدے ہیں تھلمہ منصوبہ بندی نے وزیر صاحب ہمیں یہ جواب دیں پلے کہ رگز خریدے ہیں یا نہیں؟ میرا سلپیٹری اس میں یہ ہے جناب کہ یہ سال ۹۶ء ۱۹۹۶ء میں پانچ رگ مشینیں جاپان سے درآمد کی ہیں اور تھلمہ منصوبہ بندی نے یہ رقم بی ڈی اے کو یہ ان میں سے کچھ نہیں بی ڈی اے کو دینے کا پروگرام بنایا۔ اور پھر بی ڈی اے نے انکار کیا۔ یہ بات صحیح ہے منصوبہ بندی کے بارے میں ایریگیشن کی بعد میں بات کرتے ہیں دونوں کو تکمیل نہ کریں۔ پہلا میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے ۹۶ء ۱۹۹۶ء میں پانچ رگ مشینیں جاپان سے ۳۲ کروڑ روپے میں لائے گئے یا نہیں؟ اور پھر آپ نے ۳۲۱ دسمبر ۱۹۹۶ء کو یہ دینے کا فیصلہ کیا یا نہیں؟ اور پھر بی ڈی اے نے آپ کے جاپان کے پر رگ لینے سے انکار کیا یا نہیں؟ یہ ہے میرا پہلا ضمنی سوال۔ ایریگیشن کے بارے میں بعد میں کروں گا۔

سرستہ احمد
محترم احمد

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) جب اپنیکر سوال اس طرح ہے کہ کیا یہ C.W.D. اور مرکزی ترقیاتی کونسل قوی اقتصادی کونسل سے منظوری کے بغیر یہ رگ مشین خریدی گئی ہے یا نہیں۔ ہم نے واضح جواب دیا ہے کہ CWD اور قوی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ کی منظوری کے بغیر یہ رگ مشین خریدی گئی ہے۔ یہ صاف سحری بات ہے اس میں ہے کیا۔ یہ صاف سحررا لکھا ہوا ہے اس میں اب ایسی بات کیا رہ گئی ہے کہ قوی اقتصادی کونسل سے نہیں منظوری لی گئی ہے متعلقہ تجھہ قواعد و ضوابط کے تحت مجاز اتحاری کی منظوری کے بعد خریداری کر سکتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل محمد منصوبہ بندی نے یعنی یہ خریدی ان کی اجازت نہیں لی؟ آیا یہ بات آپ سلیم کرتے ہیں؟

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) نہیں اس طرح آپ نہ کہیں آپ کفیوز نہ ریں صاف بات اس طرح ہے —

عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں نہیں یہ پلینشی سوال ہے۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) صاف بات اس طرح ہے کہ اس وقت کی حکومت پی اینڈ ذی اور اریگیشن جو بھی ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں نہیں محمد منصوبہ بندی —

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) نہیں نہیں پی اینڈ ذی آپ چھوڑ دیں اسی جگہ پہ جان ہے قوی اقتصادی کونسل اور سی ڈبلیو ذی کی اجازت کے بغیر ایک قابل اسی وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس گئی ہے وزیر اعلیٰ نے منظوری دی ہے اس سے دوستہ کیا ہم ہے سی ڈبلیو ذی اور مرکزی ترقیاتی کونسل کے اجازت کے بغیر یہ رگ مشین خریدی گئی ہے اس میں حکومت انکو اتری کر رہی ہے جس میں پی اینڈ ذی آ جاتی ہے جب بھی ہم انکو اتری کریں گے جس میں اریگیشن آ جاتی ہے جب بھی ہم انکو اتری کریں گے اسی کوئی بات نہیں ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ

جباب اپنیکر پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

جتنا ب ڈپٹی اپنیکر جی؟

ملک محمد سرور خان کا کڑ

جباب اپنیکر میں چاہتا ہوں متعلق ممبر صاحب کو

اس پر احتی وظی کیوں ہے؟ کیونکہ یہ عام چیزیں میں اسکلی میں ایسی باعیں سوالات تو ہوتے

ہیں انہوں نے کبھی ایسی بات نہیں کی ہے آج کے سوال میں کوئی خصوصی بات ہے کہ جو وہ

بادر بد اس بارے میں۔۔۔ اس کی وظی کیا ہے؟

عبدالرحیم خان مندو خیل بالکل میری خصوصی وظی ہے جتاب والا۔

جتنا ب ڈپٹی اپنیکر جتاب سرور خان کا کڑ صاحب آپ متعلق سے پوچھئے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں نہیں جتاب والا جب آپ اسکلی میں اتنی

غلط بیان کرتے ہیں تو پھر میرا فرض بنتا ہے کہ جو کچھ مجھے معلوم ہے میں ہاؤس کے سامنے

رکھوں اتنی غلط بیانی میں آپ کو حضرت دیتا ہوں۔۔۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ

جباب اپنیکر اگر ممبر مذکور اس بیان کو غلط بیانی

سمجھتا ہے اس کی تمام تر ذمہ داری قبول کر کے اس کے حقائق ہم پرسوں کے اجالس میں لے

آئیں گے۔ تمام حقائق قبول کر کے اور ذمہ داری لیں تو ہم پرسوں دس تاریخ کے اسکلی میں

یہ تمام حقائق لے آئیں گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل ہم تو کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ ہم

انکوائری کریں گے تو آپ انکوائری کریں۔

جتنا ب ڈپٹی اپنیکر آپ دونوں اس ہاؤس کے بزرگ ترین اشخاص میں آپ

مرہبائی کر کے سوالات پوچھئے جوابات سنئے۔ آپ دونوں سے گزارش ہے کہ ہاؤس کا ذرا خیال

رکھیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ آپ غلط بات سے۔۔۔

جتاب والا آپ اپنیکر ہیں آپ جانتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر

جی جی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل یہاں سوال ہے سے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر میں جاتا ہوں کہ یہ غیر متعلق بحث ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں نہیں جناب والا کیا۔ سوال ہے منصوبہ میں

بندی سے اس کا سوال تو آپ نے خود کرنا ہے وزیر منصوبہ بندی سے کہ آپ کے محمد میں میں نے پلیٹنری کیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر تو انہوں نے کہ دیا کہ ہمارے محمد نے کوئی رُگ نہیں

خریدا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل آپ کے محمد نے بت اچھی بات کی ہے۔ بس

ٹھیک ہے اب میں ایک اور پلیٹنری کرتا ہوں۔ جناب والا۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) نہیں جناب والا بس ٹھیک ہو گیا۔ میں

ٹھیک ہو گیا۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) نہیں جناب والا سوال اس طرح ہے کہ

رُگ مشینوں کے بارے میں منظوری کے بغیر خریدی گئی ہے یا ایکنک اور سی ڈبلیو ڈی سے

منظوری لے کر کے خریدی ہیں؟ بات اس طرح ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں نہیں۔ آپ کے ٹھکنے نے سوال

یہ ہے۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) میں نے وضاحت سے لمحی ہے کہ سی ڈبلیو

ڈی اور ایکنک کی منظوری کے بغیر ان رگوں کو خریدا گیا ہے۔ میری بات سنیں اور اب

ایک طرف سرور خان لمحتے ہیں کہ جمیعت علمائے اسلام۔ جمیعت علمائے اسلام۔ گناہ یہ ہے کہ

صف ہم نے رکھ دیا ہے۔ اب یہ انکو اتری آجائے گی ہم آپ کے سامنے رکھ دیں گے

میں اس پی ایڈنڈ ڈی کی ذمہ دار ہوں جو میرے ساتھ پی لینڈ ڈی ہے اس ایریگیشن کی ذمہ دار

ہوں جو میرے ساتھ ای ریگیشن کے اس ای ریگیشن اور پی اینڈ ڈی کے جواب میں نے دنباہے
میں اس کا ذمہ دار ہوں جس کے ساتھ تھا صاف بات ہے انکوازی کے بعد جو بھی کچھ سامنے
آجائیں گے ہم بالکل آپ حضرات کے سامنے رکھ دیں گے اور انکوازی جیسا کہ بسم اللہ خان
صاحب نے کہا تھا کہ انکوازی کب ہو گی تو جتاب قریب ہی کے دونوں میں انشاء اللہ یہ رپورٹ
آپ کے سامنے آئے گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جتاب حفظ صاحب۔ ملک مختاری میں کہا جائے گی
عبدالغفیظ لونی جتاب بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ
”انکوازی“ یہ انکوازی کب ہو گی اس اسلامی کے دوران ہو گی جب یہ اسلامی ختم ہو جائے
گی یا اُنگلے اسلامی میں پھر یہ پیش کریں گے۔ یہ انکوازی تو عنین میتے ہو گئے جو انکوازی ان
رگوں کی ہو رہی ہے یا تو گورنمنٹ ایسا کرے کہ ان رگوں کو ایسی شکل دیجئے کہ آئندہ کے
لئے یہ اسلامی کے فلور پر لائے ہی نہیں کوئی۔ یہ گورنمنٹ انکوازی کر سکتی ہے اور نہ وہ رگ
جو ہے خود درد پیسے کوئی برآمد کر سکتا ہے۔ یہ صاف پوچھ لینا۔ سوال یہ ہے میرا کہ کب تک
یہ انکوازی مکمل ہو جائے گی تک ہو جائے گی۔ آپ سوال پوچھئے۔

عبدالغفیظ لونی سوال یہ ہے میرا کب تک یہ انکوازی مکمل ہو جائے گی۔ تک ہو
جائے گی پرسوں ہو جائے گی کوئی تاریخ تو ہمیں دیدیں یہ لوگ۔ کس تاریخ کو یہ انکوازی مکمل
ہو جائے گی۔ یہ انکوازی چلتی رہی ہے۔ اور یہ رگوں کا روزانہ ہم لوگوں کا مسئلہ بنا ہوا ہے اور
رگوں پر یہ بھگڑا چل رہا ہے۔ اس رگ کا صاف صاف بتا دیں شف شف کر دیں شفتوں کیوں
نہیں کرتا ہے اس کو سچے شف شف کیا کر رہا ہے اس کو۔

نواب ذوالفقار علی مکسی جتاب اگر آپ کی اجازت ہو؛

جناب ڈپٹی اسپیکر جی۔

نواب ذوالفقار علی مکسی یہ جو سوال کیا گیا ہے عبدالکریم نوشیروانی نے اور اس کے جواب میں وزیر منظوری بدی نے کہا ہے کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ کی سے اس وقت کی وزیر اعلیٰ کی منظوری سے یہ رگیں خریدی گئیں اور آخر میں یہ بھتے ہیں کہ جی اس میں ہم تحقیقات کرو رہے ہیں۔ جہاں تک سوال پیدا ہوتا ہے کہ منظوری سے خریدی گئیں یا نہیں خریدی گئیں؟ اس معاملے کو کیونکہ یہ کافی دیر سے چل رہا ہے۔ اسلامی کے اندر اور ہمارے مندو خیل صاحب اور سرور خان صاحب آہیں میں الجھ پڑتے ہیں اس پر کہ پختو نواہ کا معاملہ آ جاتا ہے کبھی کسی اور چیم کا اشو آ جاتا ہے یہاں پر۔ حمید اچکری صاحب نے خوردبرد کیا کوئی کہتا ہے کس نے کیا۔ اس میں حقیقت یہ ہے کہ میں نے منظوری ان رگوں کی دی تھی۔ اور منظوری سے یہ خریدی گئی ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس لئے میں معاملے کو صاف کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک پی اینڈ ڈی نے جواب دیا کہ ایکنک اور ہی ڈی ڈبلیو پی میرا خیال ہے میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ ان کے لئے فارن ایکس چیمنچ کپونٹ کیونکہ باہر سے رگیں آئی ہیں وہ پسے کمال سے آیا اگر منظوری نہیں دی تو یہ فارن ایکس چین۔ کپونٹ کمال سے آیا تھا اس کا۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) آپ ذرا وضاحت کر دیں باقی کر دیا ہے تو یہ بھی کر دیں۔

نواب ذوالفقار علی مکسی جب اپنیکر یہ تو انہوں نے جواب دیا ہے میں پوچھتا ہوں فارن ایکس چیمنچ کمال سے آیا ان رگز کے لئے آپ دیکھیں ہاں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ۲۳ کروڑ کچھ لاکھ روپے کی یہ گیارہ رگیں آئی ہیں اب اس سے۔۔۔ اب ان گیارہ رگوں کی قیمت سے ۲۲ کروڑ بارہ لاکھ روپے۔ اس کے بعد پانچ رگیں آئی ہیں جن کی قیمت ہے ۲۲ کروڑ روپے۔ یہ فارن ایکس چین۔ جو ان رگوں کے لئے لیئے گئے ہیں روپوں میں تو پہنچ نہیں ہوئی ہے ان کی آخر فارن کنٹرری کو آپ ڈالرز میں پیٹ کریں گے یا کسی اور کرنی میں کریں گے وہ پیے کمال سے آئے پھر۔۔۔

ڈیلر جو گلیوں میں موجود ہیں گاؤں میں موجود ہے اپنا نمائندہ سرکاری کوئی بھاکر کے تحصیلدار بھاکر کے دوسرا بھاکر کے اور عوام میں وہی گندم قسم کیا جائے تو مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔ ابھی ایک غریب کے لئے اگر وہ عن سروپے زیادہ خرچ کرتے ہیں تو اسکے لئے بڑا مشکل ہے۔

جناب اپسیکر شکریہ جتاب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین ایک سات سو کچھ روپے میں تو گندم خلا ہے آپ گاؤں میں اسکو قسم کریں راشن ڈیلر گورنمنٹ خود لے جا کر کے عوام میں قسم کریں لیکن یہ مل والوں نے کیسے نہیں کیا ہوا ہے؟ کہ سارا گندم ملوں کو سلانی کیا جا رہا ہے۔ ابھی انکی مرضی ہے شام کو آپ دیکھیں تو ٹرکوں کا منہ جو ہے وہ چن کی طرف ہوتا ہے اور لاسیں لگی جوئی ہوتی ہیں وہاں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب اپسیکر شکریہ جتاب سردار صاحب ابھی آپ windup کر دیجئے ابھی سریانی کر کے

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جتاب اپسیکر آخر میں میں پھر اس ایوان سے یہی گزارش کروں گا کہ مل جعل کر ہم عوام کی مشکلات کو حل کریں کہ وہ کچھ نہ کچھ تو آرام کی زندگی چاہے امن ہو چاہے ظلم ہو چاہے صحت ہو چاہے پانی کا مسئلہ ہو۔ ان سب پر ہم مل کر بیٹھیں انشاء اللہ ان تمام چیزوں پر ہم قابو پا سکتے ہیں۔ سریانی جی۔

جناب اپسیکر میں اللہ واد خیر خواہ سے گزارش کروں گا کہ Flour floor میں۔

مولانا اللہ واد خیر خواہ الحمد للہ نحمدہ (عربی) جتاب اپسیکر صاحب معزز ارکان اسلامی سب سے پہلے میں جتاب اپسیکر کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے بجٹ پر کچھ عرض کرنے کا موقع دیا عرض گزار ہوں کہ سلانہ میزانیہ یا بجٹ وزارت خزانہ کی طرفے تیار کیا جائے ہے جس کے بارے میں "سورہ یوسف" میں حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے دو صفات کا ذکر کرتے ہوئے اس منصب کے لئے تیار ہو گئے ہیں فرمایا کہ (عربی)۔ مجھے ملک کے خداونوں کا مالک بنایا جائے اُنہی خذیل الطیم اس لئے مجھ میں دو صفات اللہ نے رکھی ہیں ایک یہ ہے کہ

میں حفاظت کرنا چاہتی ہوں دوسری صفت یہ کہ میں اس مال کا حساب کتاب رکھنا جانتا ہوں جس سے یہ معلوم ہو کہ بحث کی تیاری سے زیادہ اہم بحث کی حفاظت ہے۔ اس لئے حفظ پلے کما اور علمیں بندیں کما۔ ہمارے ملک میں اس مروجہ ظالمانہ بلکہ میں اگر بھوں کہ کافر ان نظام اور سودی نظام کے ہوتے ہوئے بلوچستان حکومت کی طرف سے یہ تیار کیا ہوا بحث بستریں بھی اور جدید ترین بھی ہے۔ اس میں نئے نئے نیکس نیس لگائے گئے اور جاری اسلامیات کو مکمل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو کہ اس سے پہلے گزشتہ حکومتوں کے بحث میں یہ دونوں چیزوں نیس ملتی مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ بحث تو تیار کی جاتی ہے مدت کے لئے پیسے رکھے جاتے ہیں اور کاغذات میں ان مدت پر پیسے خرچ بھی کئے جاتے ہیں مگر جس طرح میرے اسلامی کے ساتھی رکن حزب اختلاف سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب نے نشاندہی کی کہ جہاں بلڈنگ بنائے جاتے ہیں وہاں پنج اور ڈاکٹر نیس ملتے اور جہاں ڈاکٹر اور پنج ہزار میں وہاں بلڈنگ نیس ہوتی۔ میں اس کے علاوہ یہ بھی عرض کروں گا کہ جتنے پیسے ان بلڈنگوں کے لئے سڑکوں کے لئے یا اس طرح کے دوسرے سولیکات عوام کو دلانے کے لئے پیسے رکھے جاتے ہیں ان پیسوں کا تیرہ حصہ بھی ان مدت پر خرچ نہیں ہوتا اگر اسکوں کی بلڈنگ کے لئے پچاس لاکھ روپے رکھے جاتے ہیں تو میں بھوں گا کہ دس لاکھ بھی بعفل اس اسکوں پر خرچ کیے جاتے ہیں ماحت آفسران کے جو پر شیخ percentage ہے ان میں چلے جاتے ہیں جو صاف طور پر رشوت ہے اور یہ حضرات اس کو اپنا حق سمجھتے ہیں اسکی روک تھام کی جائے اور اگر یہ روک تھام نہیں ہو گی تو نہ صرف اس صوبے کا بلکہ اس ملک کا کہاڑا لئے گا ہم دیکھتے ہیں کہ آفسر صاحب کی جو تجوہ ہوتی ہے اس سے ان کی گھریلو ضروریات پورے نہیں ہوتے مگر سالوں میں نہیں بلکہ مہینوں میں ان کے نیچے تیار ہو جاتے ہیں یہ کیسے بنتے ہیں؟ ہر ٹھیکی کے وزیر کی یہ ذمہ داری ہے کہ جانچ پڑتاں کریں اس حکومت نے یہ ذمہ داری لی ہے کہ ہم کرپشن کو ختم کریں گے تو یہ ختم کرنے کے لئے کچھ کر دیکھائیں گے میں بھوں گا پھر عوام اسے محسوس کریں گے اس کے علاوہ میں یہ بھوں گا کہ یہ بحث اگرچہ دوسرے بھوں کے مقابلے میں اچھا بحث ہے مگر یہ

نہیں کونگا کہ اس میں کوئی خای نہیں اب دوسرے علاقوں کی بات کرنا ہوں حلقة پی بی - ۳ کی طرف سے مجھے یہاں اس بھلی میں بھیجا ہے تو میری معلومات کی حد تک اس علاقے کے لئے جو کہ اس شرکا بی ایریا ہے جو سراسر مسائل سے دوچار ہے میں تھیہ ہیں حلقوں کی کوئی شکایت نہیں کروں گا کہ وہاں سب کچھ میرے لیکن ان ہیں حلقوں کے مقابلے میں پی بی - ۲ جو ہے وہ ویران علاقے ہے ہند اور اسکے جو میرا گھر ہے جہاں کامیں بائشی ہوں اور دس میل پر کونہ سے میرا گھر ہے آج بھی مجھے نہ ٹیلی فون کی سوت میرے اور نہ گیس کی اور مجھے کیا پورے علاقے کو یہ سولیات میرے نہیں میں اس کے ساتھ ساتھ پہنچنے کا پانی ایک تکنیک مسئلہ ہے میرے حلقات میں لوگ پریشانی سے دوچار ہیں۔ واسا والے میں یا پی ایچ ای وائلے میں ان سے لوگوں کو کافی شکایات ہیں۔ برے لگائے گئے ہیں مگر پاپ نہیں ہے پاپ دینے گئے ہیں تو لکھن نہیں پورے حلقات کو یہ مسائل درہیں ہیں جن کے حل کے لئے میں حکومت سے اور متعلقہ ٹھکران سے اس اس بھلی کے قتوسط سے پر زور گزارش کروں گا کہ وہ ان مشکلات کو دور کریں۔ کہ وہ ان مشکلات کو دور کریں یہی حال سڑکوں کا ہے مغلی سے جب آپ انگر جائیں گے اور وزنی تک برائے نام پختہ سڑک ہے لیکن اس سے کچھ سڑک بتہت ہے ایک مریض وہاں سے کونہ آتے ہوئے دس گنا زیادہ مریض بن جاتا ہے۔ سڑک کے ٹکمدوں کی وجہ سے یہی حال مغلی تا نو حصار سڑک کا ہے جو بالکل پختہ نہیں ہے کچھ ہے مغلی کالونی میں اگر آپ کو جانے کا اتفاق ہو جائے خدا کرے کہ کوئی وزیر وہاں جانے کے لئے محبور ہو جائے۔ نہ وہاں کوئی پہیل چل سکتا ہے نہ گاڑی میں چل سکتا ہے۔ ناپاک پانی کی نالیاں ہونے کی وجہ سے ناپاک پانی بالکل ٹھیک میں بہ رہا ہے۔ ٹھیکیں پکی ہیں نالیاں نہیں ہیں لوگ مشکلات سے دوچار ہیں۔ اس طرح دوسرے علاقوں کا حال ہے کونہ کے حلقات کے باوجود اب بھی بخچائی میں ایسے حلقات میں جہاں بھلی تک میر نہیں ہے۔ سورج روڈ پر اگر آپ جائیں تو وہاں اب بھی عورتیں دس میل سے پانی گھزوں میں اور مشکلزوں میں پہیل جا کر لاتی ہیں اس طرح کے متعدد مسائل سے ہمارا حلقة دوچار ہے جس کے لئے بجٹ میں شاید بہت کم گنجائش رکھی گئی ہے میں گزارش کروں گا کہ ان کی ان مسائل کی

طرف حکومت متوجہ ہو جائے۔ یہی حال سکولوں کا ہے نو حصار جیسے بڑے گاؤں جس میں
ہزاروں کی آبادی ہے لیکن وہاں ابھی تک ہائی سکول نہیں ہے۔ سینکڑوں طلباں ہائی سکول کے
تعلیم حاصل کرنے کے لئے دور دور ہائی سکولوں میں جاتے ہیں۔ میں اس طلاقے کے نمائندے کی
حیثیت سے ان مسائل کا ضرور ذکر کروں گا اسکے علاوہ بحث کے بارے میں یہ کہونے کا کہ بحث میں
ٹیکس رکھے جاتے ہیں اور ٹیکس کے لئے حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ علاقے والوں کے
لئے جس پر وہ ٹیکس رکھتے ہیں ان کو ضروریات فراہم کریں اور وہاں ان کو امن دلائے۔ ہم
دیکھتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں شاید دوسرے صوبوں کے مقابلے میں امن و امان کی حالت
اچھی ہو مگر مثلی نہیں کہ سکتے۔ گلستان کے حالات آپ کے سامنے ہیں ذیرہ بگشی کے حالات آپ
دیکھ رہے ہیں اس طرح سے کوئی شریں روزمرہ کے واقعات سے آپ باخبر ہیں۔ اگر حکومت
ٹیکس لگانے کا حق رکھتی ہے تو اس صورت میں یہ حق اس کو حاصل ہے کہ وہ لوگوں کو امن
دلائیں اور ان کی ضروریات پوری کریں اب لوگوں کو امن دلانے کے لئے اور ان کی ضروریات
پوری کرنے کے لئے حل کیا ہے؟ قرآن مجید نے تو ہمیں صاف بتایا ہے (عربی۔۔۔ اتر حصہ)۔
ان لوگوں کو اس خانہ کعبہ کے رب کی بندگی کرنی چاہیے اس خانہ کعبہ کے پورا دگار کا نظام اپنے
اور پاگو کرنی چاہیے جس رب نے انکو بھوک ختم کرنے کے لئے کھانا دیا اور خوف ختم کرنے
کے لئے امن نصیب کیا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر ہم اس صوبے میں اور اس ملک میں
ضروریات کی فراہمی چاہتے ہیں اور امن کی زندگی چاہتے ہیں تو اس کے اسلام کا عادل اسلام نظام نافذ
کرنا از حد ضروری ہے اور اس کے علاوہ اس کا کوئی حل نہیں۔ گلستان میں آپ جتنے محنت احکامات
جاری کریں گے ڈنڈے کے زور سے آپ امن قائم نہیں کر سکتے میرے اندازے کے مطابق
گرچی میں ڈنڈا استعمال کیا گیا لیکن پھر بھی وہاں امن نہیں آئی جب لوگوں میں سکون نہ ہو لوگ
خدا سے باتی ہو کیا آپ ان کو بندوق کے ذریعے راہ راست پر نہیں لا سکیں گے اس کا واحد
اسلامی نظام ہے بادر سے اس طرف جا کر طالبان کی حکومت دیکھ لیں کہ وہ اقتصادی طاقت سے
بہت کمزور ہے میں کہتا ہوں کہ پوری دنیا میں بھی اقتصادی طاقت سے اس طرح کمزور حکومت

نہیں ہو گی جس لحاظ سے طالبان کی حکومت ہے لیکن اس کے باوجود وہاں پر امن ہے وہاں ولی چوری نہیں ہوتی وہاں کوئی ڈاکہ نہیں پڑتا۔ کیا وجہ ہے اس کا بہن ثبوت ہے کہ جب طالبان کی حکومت نہیں تھی تو یہاں لوگ چوری کرتے تھے وہاں جا کر کے پناہ لیتے تھے اب وہاں پناہ کی جگہ نہیں رہی تو یہاں بھی چوریاں بند ہو گئیں اپنی آنکھوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلامی نظام مسائل کا حل ہے پھر بھی ہم اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے میں نے تو وزیر اعلیٰ صاحب کو اعتماد دینے کے بعد اس تقریر میں میں نے بات کی کہ صوبائی سطح پر ہم جس حد تک اسلامی نظام نافذ کر سکتے ہیں اس کے ہمیں مگر وہ کرنا چاہیے جمعیت العلماء اسلام کی کوشش ہو گی کہ وہ اسلامی میں اس طرح کے قانون لائے جو صوبائی حد تک یہاں نافذ ہو سکتے ہیں اور آپ حضرات سے ہمیں یہی توقع ہو گی کہ آپ ان قوانین کے نفاذ میں ہمارا بھروسہ راستہ دیں گے تو پھر دیکھیں گے کہ آپ نہ پھر بجٹ کا غلط استعمال ہو گا اور نہ بجٹ میں جانبداری ہو گی ورنہ لوگوں کے مسائل ہو گئے آخر جب ہم یہ بجٹ پیش کرتے ہیں لوگوں کے جیب کاٹتے ہیں ان سے ٹیکس وصول کرتے ہیں ان کی خلافت حکومت کی ذمہ داری ہے ان کا ٹھیک رکھنا ٹھیک حساب لینا یہ موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے اگر یہ پیسے خالع خرچ ہوتے ہیں جن مددات کے لئے رکھے جاتے ہیں ان پر خرچ نہیں ہوتے یا رشوتوں میں چلے جاتے ہیں تو ان کی ذمہ داری یقیناً حکومت پر ہو گی میں ایک بار پھر اپسیکر صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ اس نے مجھے بجٹ پر کچھ عرض کرنے کا موقع دیا اللہ ہمارے اس بجٹ میں ہمارے اس صوبے کی ترقی کے راستے نکالیں۔

وآخر دعوانا اللهم رب العالمين -

جناب اپسیکر شکریہ مولانا صاحب۔ اب جناب میر محمد اسلم بلیدی صاحب۔

میر محمد اسلم بلیدی اعوذ بالله من الشیطین الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم - I thank you for giving me floor
عکاسی کرتا ہے ملک کی اقتصادیات کو اور اقتصادیات ملک کی سیاسی اور معاشرتی نشوونما کی ذمہ دار ہوتا ہے لیکن بد قسمتی سے پاکستان دنیا میں اپنا گولڈن جوبلی قرضوں کے خاردار تاروں پر شنگے

پاؤں مٹا رہا ہے ورلڈ بیک ایشیئن بنک اور آئی ایم ایف کے مقروض ہونے پر فخر کر رہا ہے۔ جو آج اس بحث کے ہر شے گروہی ہے کیونکہ گزشتہ پچاس سالوں میں الیہ رہا ہے کہ اس ملک میں عوام کی حاکیت کی بجائے سرمایہ داروں جاگیر داروں طریقہ اینڈ سول بیروکریتی کی حکومت یا حاکیت رہی ہے ان حاکموں نے ملک میں جموریت کو پہنچ دیا اس ملک میں معاشی خوشحالی آنے دی۔ جتاب اپسیکر پاکستان کو مقروض وجود میں آتے ہی یہاں کے بنیادی مسئللوں کو نظر انداز کیا گیا بلکہ ان پر لب کشانی بھی ایک ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا۔ جتاب اپسیکر اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ پاکستان ایک کثیر القوی ریاست یا ملٹی نیشنل اسٹیٹ ہے لیکن اس ملک کے حکمرانوں نے ان حقیقوتوں کو کبھی بھی تسلیم نہیں کیا قوی سوال کے ساتھ ساتھ یہاں جموروی سوال کا بھی مذاق اڑایا گیا۔ جتاب اپسیکر بقول ابراہیم لٹکن جمورویت کے جمورویت سے مراد عوام کی حکومت عوام کے ذریعے عوام کے لئے لیکن اس ملک میں جمورویت کا مطلب سرمایہ دار جاگیر دار اور بالادست طبقے سے لایا جاتا ہے جو ہم سمجھتے ہیں کہ جمورویت کی بنیادی روح کی منافی ہے ملک کی پچاس سالہ تاریخ پر مشتمل ہے قوی اور طبقاتی جبر پر اس ملک میں بالادست طبقے کو وہ تمام مراعات حاصل ہیں وہ تمام خوشیاں حاصل ہیں جو انہیں چاہیے لیکن غریب کے حصے میں آیا بھوک و افلas، غربت ناخواندگی جہالت گویا وہ تمام مسائل کو غریب کی جھوپی میں ڈال دیا گیا ہے۔ جتاب اپسیکر یہ تاریخی جنگ ظالم اور مظلوم کی جنم دن سے شروع ہو کر آخر ملک جاری رہے گا۔ بقول فیض (وہ دن ہم بھی دیکھیں گے جس دن کا وعدہ تحمل جو روز اzel میں لکھا ہے جو ظلم و ستم کی کوہ گران روٹی کی طرح اڑ جائیں گے)۔

جب اپسیکر اب اس تمسیح کے بعد میں وزیر اعلیٰ صاحب کی پیش کردہ بحث تقریر پر آتا ہوں اور آتے وقت بار بار یہی سوال میرے ذہن میں اجرا ہے کہ یہ بحث جو سی ایم صاحب نے پیش کیا ہے اس میں بلوچستان کے درود کا مداوا ہے اس میں بلوچستان کی پہماندگی کی وجوہات میں اس میں بیروز گاری کو ختم کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی ہے جتاب ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ بحث پارٹی کے مابر معاملات اور دانشوروں نے مل کر بنایا ہے کیونکہ جس وقت

سردار اختر میگل صاحب اپوزیشن لیڈر تھے تو ہر وقت یہی کہتے تھے کہ مگری سرکار کا بجت
بیور و کریمی نے بنایا ہے ہقول غالب شعر —

تحیٰ خبر گرم کہ غالب کی اڑیں گے پر زے
دیکھنے ہم بھی گئے مگر تمادہ نہ ہوا

جناب اپسیکر، بجت کی ورق گردانی کے بعد ہمیں یہ پڑھ چلاں اس بجت میں سیاسی منصوبہ بندی
ہے نہ معافی ماہرین نے بنایا ہے بلکہ حسب سابق مگری صاحب اور جمالی حکومتوں کی طرح
بیور و کریمی نے بنائی کاپینہ سے منظور کرو کر جناب کے ہی ایم صاحب سے اسکلی میں پیش کیا
جناب وہ مگری دور کا بجت سائنسی تھا نہ یہ بجت سائنسی ہے یہ اسی بجت کے یعنی آپ ان کو
ڈپلیکٹ کاپی کہ سکتے ہیں نہ اس میں مکمل طور پر اقتصادی پالیسیاں وضع کی گئی ہیں جو پہلے
اووار میں نہیں تھے جناب اپسیکر حرف اور لفظوں کی ہیرا بھیری میں ہم اپنے آپ کو دھوکا کیوں
دیتے ہیں اس بجت اور گذشتہ بجت میں صرف پڑھنے والے کا فرق ہے جناب اپسیکر وزیر اعلیٰ
صاحب نے ابھی اپنی بجت تقریر میں وفاقی حکومت کی جو غیر مشروط تحریات کا اعلان کیا تھا اور
مخاہمت کے قلیل کو اجاگر کرنے کی بات کی تھی وہ یقیناً قابل تاثر ہے لیکن وزیر اعلیٰ صاحب جو
اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے صوبائی حقوق کے جو دعویدار تھے اب ان حقوق کا کیا ہوا جناب
اپسیکر صاحب وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی بجت تقریر میں کہا تھا کہ سرکاری ملاقاتوں کے علاوہ
ذاتی ملاقاتوں میں بھی سیندک پراجیکٹ میرانی ذمہ بند خوشدل خان اور ایک ہزار دیساںوں کو
بخلی سپلانی کرنے کے بارے میں کہا تھا۔ میری وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش ہے کہ آپ سے
پہلے بھی صوبائی حکمرانوں نے یہ تمام گزارشات کی ہیں لیکن جو گزارشات آپ نے وزیر اعظم
صاحب سے کی ہیں واقعی بجت میں ان اسکیوں کے لئے ایک پیسہ نہیں رکھا گیا ہے آپ کی
ملقاۓ عین پچھلی ملاقاتوں کی طرح بے سود ثابت ہو گئیں۔ جناب اپسیکر اب میں صوبائی بجت
کے بارے میں کچھ کہنا چاہوں گا بیروزگاری بلوچستان کا سب سے بڑا مسئلہ بن گیا ہے لیکن
 موجودہ بجت میں بیروزگاری کو کم کرنے کے لئے کوئی جامع منصوبہ بندی نہیں کی گئی ہے صرف

عین ہزار آسامیاں عین ہزار نئی آسامیوں کی بات کی گئی ہے جن میں یعنی وہ فیصلہ م金陵 تعلیم کی ہیں اور ان میں بارہ سو کے قریب ہے وہی پنج ہیں۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ تمام آسامیاں خالی نہیں ہیں بلکہ بیشتر آسامیاں ورلڈ بینک، ایشیان بینک کے معابدوں کے تحت پر ہو چکی ہیں کیونکہ پہلے سال میں ان کی تجوہیں ایشیان بینک اور ورلڈ بینک دیں گے اور دوسرے سال یہ بلوجھستان گورنمنٹ کے بحث کا حصہ بن جائیں گے۔ جناب یہ بات وزیر اعلیٰ صاحب کو م金陵ہ ہذانے نہیں بتایا ہو گا کہ یہ ساری پوشیں خالی ہیں جناب اپنیکر ایک اندازے کے مطابق اس وقت بلوجھستان میں تقریباً چھ سو کے قریب انجینئرنگ روپوزگار ہیں لیکن اس بحث میں انجینئروں کے لئے ایک پوست بھی نہیں رکھی گئی ہے اور دو یعنی ڈاکٹروں کے بھی فارغ ہوئے ہیں لیکن اس مالی سال کے بحث میں ڈاکٹروں کے لئے ایک منگل پوست بھی نہیں ہے ہزاروں گرد بحث اور پوست گرد بحث کو کمل طور پر نظر انداز کیا گیا ہے جناب اپنیکر زراعت، فیشری، لائیو شاک، مانسٹر بلوجھستان کی معیشت کی بنیاد ہیں لیکن اس بحث میں مذکورہ بالا م金陵وں میں کوئی بھی منصوبہ بندی نہیں کی گئی ہے تاکہ عام لوگوں کو روزگار کے موقعے میر ہوں۔ جناب اپنیکر بحث تقریر میں ملازم کے ساتھ صرف نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا۔ جناب وزیر اعظم پاکستان نے مارچ ۱۹۹۰ء سے گرینڈ ایک تا سولہ تک کے ملازمین کے لئے عین سوروپے مسیدہ بڑھانے کا فیصلہ کیا تھا باقی عینوں صوبوں اور وفاقی ملازمین یہ تجوہیں گزشتہ مارچ سے لے رہے ہیں لیکن حکومت بلوجھستان نے مارچ کی بجائے اگلے میئنے یعنی جولائی میں یہ تجوہیں بڑھانے کا اعلان کیا جو ہم مجھے ہیں کہ بلوجھستان کے غریب ملازمین کے ساتھ ایک بڑی زیادتی ہے اور میں صوبائی حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ملازمین کی تجوہیں جولائی کی بجائے مارچ سے بڑھا دی جائیں۔ جناب اپنیکر صاحب وزیر اعلیٰ صاحب جب اپوزیشن لیڈر تھے وہ قلات اسٹیٹ الائنس کے بھائی کے لئے انہوں نے خود لانگ مارچ کیا۔ قلات اسٹیٹ الائنس کے بارے میں ان کے بیانات اخبارات میں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر مجھے ایک م金陵ہ کے لئے وزیر اعلیٰ بنایا جائے تو میں قلات اسٹیٹ الائنس بحال کروں گا۔ الحمد للہ وہ گزشتہ چار

پنس موسیٰ جان جناب اپسیکر یہاں تو ایسا لگ رہا ہے کہ ایم پریس مارکیٹ
ہے جناب ذرا کچھ خیال رکھا جائے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل نیس سوالات جوابات ہوتے ہیں تجھے اس گند کا جواب تو
دینے دیں جو یہ گند اچھاں ربے ہیں آئیں میرے اوپر انکو اتری تھیں بنائیں اس پہلوان کو
چیزیں بنادیں روٹگ آتے رہتے ہیں بات بھی ہوتی رہتی ہے۔

— ماہنگ بند —

نواب ذوالفقار علی مکسی جعفر خان خدا کو مانو بیٹھ جاؤ بابا میں جواب دیتا ہوں
جناب اپسیکر صاحب اجازت ہو تو اس پے میں تھوڑا اس پے یہ رگوں کا مسئلہ کافی دیر
سے چل رہا ہے تجھے دنوں بھی اٹھا تھا ان کی گورنمنٹ کی طرف سے آیا تاکہ ہم ان کی انکو اتری
کریں گے اور تحقیقات کرنے کے بعد یہ رپورٹ پیش کریں گے ابھی الزام لگ رہا ہے ایک
دوسرے پے میر صاحبان الزام تراشی شروع کرنے بیٹھ گئے کوئی حمید اچکزنی کے نام پے کہ
رہا ہے کوئی جعفر خان کو کہ رہا ہے اوہر سے ان کو کہ رہے ہیں اس کی ذمہ داری جناب اپسیکر
میں خود قبول کرتا ہوں کیونکہ اس کی منظوری میں نے دی ہے یہ کہنا کہ حمید اچکزنی یا جعفر
خان مندو خیل انوالو تھے یا کوئی اور انوالو تھا یہ سراسر غلط ہے باعین اور کرنی بھی نہیں چاہئیں
میری حکومت تھی اس وقت اس کی ذمہ داری میں خود قبول کرتا ہوں نہ کسی کا نام لیا جائے نہ
کسی پے الزام تراشی کی جائے اور تحقیقات کی بات کر رہے ہیں جو میں خود کہ رہا ہوں اس کا
جواب دہ ہوں ان رگوں کا کیونکہ میری منظوری سے یہ رگیں خریدی گئی ہیں تو تحقیقات کیوں کر
رہے ہیں میں خود تسلیم کرتا ہوں کہ میرے حکم سے رگیں خریدی گئیں۔

جناب ڈپٹی اپسیکر سوال نمبر ۱۵۲۔

۱۵۲ میر عبدالکریم نوشیروانی (عبدالرحمٰن خان مندو خیل نے دریافت کیا)
کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ،۔

(الف) سال ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۶ء کے دوران خرید کردہ رگ مشینوں کی خریداری

منظوری سی ڈی ڈبلیو پی CDWP یا ایکنک ECNIC سے نہیں مل گئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رگ مشینوں کی خریداری نہیں مل گئی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہات ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) سال ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۳ء میں خریدی گئی رگ مشینوں کی خریداری کی منظوری سی ڈی ڈبلیو پی یا ایکنک سے نہیں مل گئی۔

(ب) مذکورہ رگ مشین اس وقت کے وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد خریدی گئیں ہیں۔

(ج) جزو (الف) درست ہے اور اس سلسلے میں حکومت تحقیقات کرو رہی ہے۔

۱۵۳ میر عبدالکریم نوشیروانی (عبدالرحیم خان مندوخیل نے دریافت کیا)

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

اس وقت صوبہ میں وفاقی حکومت کی جانب سے کن کن ترقیاتی اسکیمیوں پر کام جاری ہے اور کون کونسی اسکیمیں زیر غور ہیں۔ مطلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات سوال ہذا کا جواب انتہائی ضخیم ہے لہذا اسکلی لاہبری میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۱۱ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال ۱۹۹۲ء تا مئی ۱۹۹۳ء تک کے دوران صوبہ کے خرچ پر کتنے آفسران کو اندر وطن بریون ملک و ظیفوں پر اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لئے بھیجا گیا ہے آفسروں کے نام مع ولدیت تعلیمی کوائف تاریخ تعلیماتی اور مطلع برائش کی تفصیل دی جائے نیز ہر آفسر و دیگر اشاف ممبر پر آمدہ خرچ کی فردا فردا تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ وظائف پر بھیجنے کے لئے بنیادی ضروری شرائط کیا رکھی گئی تھیں نیز کیا مذکورہ وظائف ریٹینگ کی نام تشریکی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کن وسائل یعنی کیا

اخبارات و رسائل اور اُن وی پروگراموں کے ذریعے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) صوبائی حکومت نے اپنے خرچ پر سال ۱۹۹۳ء تا مئی ۱۹۹۶ء کسی آفیسر یا شافٹ ممبر کو بیرون ملک اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لئے نہیں بھیجا۔ بیرون ملک جن آفیسرز یا شافٹ ممبر کو اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لئے بھیجا جی گیا تو اس کا خرچ اسی ملک نے برداشت کیا۔ اندر وون ملک / بیرون ملک اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کرنے والے آفیسرز و شافٹ کی تفصیل ختم ہے لہذا اسکی لائبریری میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

(ب) تعلیم و تربیت اور مختلف وسائل وغیرہ کو محمدانہ کارروائی کے تحت مختلف مجموعوں میں بھیجا جاتا ہے لہذا اس کی تشریف نہیں کی جاتی ہے۔

۱۸۵ میر عبدالکریم نوشیروانی (عبد الرحمن خان مندوخلی نے دریافت کیا) کیا وزیر حج و اوقاف و مذہبی امور ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

حاجی کیپ بلوچستان میں تعینات آفیسران کے نام بعد گردیدہ بناۓ جائیں نیز مذکورہ کیپ میں حاجج کرام کے لئے کیا سولیات میر ہیں؟

وزیر حج و اوقاف حج کا مکہ وفاقی حکومت کے زیر نگرانی کام کرتا ہے لہذا سوال کا اعلان وفاقی حکومت مذہبی امور اسلام آباد سے ہے۔

بہر حال معزز الیوان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ حاجی کیپ کوئی میں عملہ وزارت مذہبی امور اسلام کی طرف سے تعینات کیا جاتا ہے۔ صرف اس سال صوبائی حکومت کے ایک آفیسر جناب جسیب اللہ ڈپٹی چیف ایئنسسٹریور اوقاف (گرینڈ ۱۸) کی خدمات بطور ڈپٹی ڈائریکٹر حج میں لی گئی تھیں اور باقی عملہ وزارت مذہبی امور کی طرف سے تعینات کیا گیا تھا۔

جہاں تک حاجی کیپ نہ ہونے کی وجہ سے گرفتہ پانچ سال سے حاجی کیپ عارضی طور پر روول ڈویلپمنٹ اتحادی ویسٹرن بالی پاس روڈ کوئی میں قائم کیا جاتا ہے۔ جہاں پر گنجائش کم ہونے کے باوجود تقریباً تمام سولیات فراہم کی جاتی ہیں جن میں پی آئی اے دفتر

بینکوں کا قیام اور ڈسپنسری، عارضی غسل خانے اور گرم مہندی سے پانی کی فراہمی المیں کے علاوہ تقریباً ۱۰ جاج کرام کے قیام کے لئے ۱۵ کروں پر مشتمل ہائل جن میں گیس ہیٹر اور فوم کے گدے شامل ہیں کا قیام کیا جاتا ہے۔ جاج کرام کے کھانے پینے کے لئے عارضی دکانوں کا انتظام بھی حاجی ٹیکپ کے سامنے پر اسیویٹ طور پر کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر معزز ارکین سے گزارش ہے کہ اگر یہی روایہ با معزز ارکین کا پھر اس وقفہ سوالات کا نام تبدیل کرنا پڑے گا اس کا نام رکنیں گے وقفہ الزامات یہ مناسب نہیں ہے لہذا اس ایوان کا ذرا خیال رکھیں اس کا تقدس کا ذرا خیال رکھیں اب چونکہ وقفہ سوالات کا وقت کافی پہلے گزر چکا ہے لہذا اسی پر بن کریں گے آگے اور کارروائی چلاں گے رخصت کی درخواستیں اگر ہوں سیکرٹری صاحب پر ہیں گے۔ باقی سوالات جو ہیں آپ کے ریکارڈ میں شامل کریں گے۔

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبیلی) سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے بھی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبیلی سردار میر چاکر خاں ڈوکی صاحب نے ۸ جولائی سے ۱۵ جولائی تک کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبیلی میر عبدالگفرم نوشیروانی صاحب اپنے اہل خانہ کے علاج کے سلسلے میں کراچی گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج سے ایک ہفتہ تک کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے
(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر زیر و آور پر بحث کے دوران اگر کوئی رکن کھانا چاہے گا؟
میر ظہور حسین کھوسو میں اس ایوان کی توجہ ایک ضروری مسئلے کی طرف
دلانا چاہتا ہوں ہمارے بھی نصیر آباد جعفر آباد کے اضلاع ایشیاء کے گرم ترین علاقوں سے تعلق
رکھتے ہیں اور وہاں ٹپپہ پر لتری بنا پکاس سے بھی اوپر ہو جاتا ہے تو ایسے حالات میں تو دوسری دنیا
میں دوسرے ممالک اگر پکاس سے اور ذگری ہو جائے تو ایم جسی ڈیکٹیور کیا جاتا ہے لیکن وہاں
پر بکلی کی حالت بست خراب ہے لوڈ ٹرینگ آئے دن وہاں پر میں بھٹکنے پندرہ پندرہ گھنٹے
دوسرا گھنٹے لوڈ ٹرینگ ہوتی ہے اور پھر دو لمحے وہاں پر ۲۲۰ ہونا چاہیئے وہ بھکل ایک سو کے
قریب ہے تو آپ اخباروں میں روزانہ پڑھتے ہیں کہ سندھ میں یا نصیر آباد میں بیسوں آدمی اس
گری کی شدت سے وفات پا جاتے ہیں مسئلہ مرکز کا ہے واپس اکا ہے جو اس ایوان کے ذریعے
میں بیان دلاتا چاہتا ہوں کہ ہمارے سینئر مسٹر ان سے رابطہ کریں کہ کم از کم نصیر آباد ضلع
جعفر آباد اوسہ محمد ہے ذیرہ اللہ یار ہے بھی ذیرہ مراد جمالی ہے وہاں پر بکلی کی دو لمحے کو میں نہیں
رکھیں صحیح رکھیں اور لوڈ ٹرینگ کم سے کم رکھیں۔ دوسری بات یہ مرکز کے متعلق ہے ٹیلی
فون کے کافی عرصے سے بلکہ تین چار ماہ سے وہاں پر ذیرہ اللہ یار ذیرہ مراد اور اوسہ محمد کے
ایکس چینچ جوہیں وہاں پر ڈیکھیں سسٹم سے کام کر رہے ہیں تین چار ماہ سے برابر خراب
ہیں یعنی کہ آپ ایک ایک گھنٹہ ڈائل کریں آپ کو زیر و نہیں ملے گا وہ شر آپ کو نہیں ملے گا
تو اس کو بھی اس سسٹم کو بھی ٹھیک کرنے کے لئے کما جائے۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جتاب بسم اللہ خان کا کڑا ٹھیک ہے ٹھیک ہے جتاب بسم
اللہ خان کا کڑا صاحب۔

میر جان محمد خان جمالی جیسے یہ ذکر ظہور خان کھوسے نے کیا میں مکمل کروں
تو پھر بسم اللہ خان ہی طریقے سے سہ

جناب ڈپٹی اسپیکر

اگر بسم اللہ خان اجازت دے گا۔

میر جان محمد خان جمالی جی جی جناب اسپیکر بالکل جو میر ظمور خان کھوسے نے
مسئلہ اٹھایا ہے اس وقت یہ بالکل درست بات انہوں نے کی ہے میں سمجھتا ہوں سردار فتح علی
بھی اسی کی تائید کریں گے مسئلے کا اور اگر عاصم اور خان ہوتے تو وہ بھی کرتے کیونکہ آپ کوئی
میں گری کی حالت دکھ لیں چالیس ڈگری ہو گیا اور کوئی والے بھتے ہیں ہائے گری ہائے گری
جناب پچاس ڈگری ہو گا تو ادھر کیا حشر ہو گا تو میری گزارش ہے کہ اس کا نوٹس یعنی ہوئے پھر
ہمارے جو اس وقت موجود ہے سینئر مفسٹر صاحب وہ وفات تک اپنے ذریعے سے بات پہنچائیں
ہم اپنے ذریعے سے کوشش کریں گے اور دونوں تھمبوں کی کارکردگی کی واپڈا کی لوڈھینگ اور
ٹی ایندھن کی نا اعلیٰ کہ وہ بھی لوڈھینگ سے ہی تعلق رکھتی ہے ان کے وہ پہنچیں سسٹم
مولانا صاحب اس وقت جناب اسپیکر کام کرتا ہے جب اے ہی کام کر رہا ہو ایکس چینج کے
اندر جب اے ہی کام نہیں کرتا ہے ایکس چینج کے اندر تو پہنچیں سسٹم ناکام ہو جاتا ہے۔
بت ٹکریہ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ تو زیر و آور میں بھی ایک بات کرنا چاہتا ہوں
جناب اسپیکر میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جیسے ہمارے معزز رکن نے ابھی
اس موجودہ فلور پر یہ فرمایا کہ ایک کمپنی ہے جنیں کلاٹ ڈیلو کیبل اٹارنی ایٹ لاء Clot due
نے مجھے ایک نوٹس دیا ہے کہ میں نے پہلے دونوں اس ہاؤس
کے فلور پر ان رگوں کے بارے میں جو باہم کی تھیں یا جو انکشافت کے تے تو انہوں نے
محبے دو کروڑ ڈالر کا ہر جادہ دینے کا مجھے نوٹس دیا ہے جناب والا یہ کہنے افسوس کا مقام ہے کہ اس
معزز ایوان کے کسی رکن کو جو اس ملک کے آئین کے دفعہ ۲۲ اور دفعہ ۳۳۶ کے تحت معزز
رکن کو یہ حق پہنچا ہے کہ وہ اس فلور پر ان تمام حقوق کو حکومت کے سامنے لے آئیں یہ
ہمارے فرائض میں شامل ہیں کیونکہ جب تک ہم اپنے عوام کی اور اپنے لوگوں کی ترجیحی نہیں
کریں گے ہم ان کی نمائندگی صحیح طریقے سے نہیں کریں گے تو یہ ہمارے لئے اپنے لوگوں کے

ساتھ بددیانتی ہے کہ ہم اپنے حلقوں کے لوگوں کی نمائندگی یہاں نہ کر سکیں تو جتاب والا میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ میرے پرویج کے خلاف ہے نہ صرف میرے پرویج کے خلاف ہے بلکہ اس معزز ایوان کے خلاف ہے اس قسم کے نوٹس اب تکہ آپشی کے سیکرٹری کے ذریعے ایک امارتی لائے انہوں نے مجھے بھیجا ہے یہ بہت افسوس کا مقام ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آج میں اس معزز ایوان کے فلور پر کھانا چاہتا ہوں اگر وہ امارتی میرے خلاف دینا کے کسی عدالت میں یہ کیس درج کرے اور میں اس کو خوش آمدید کوں گا اور میں اس کیس میں میں ناکام ہا تو میں اس کا دو کروڑ ڈالر بھی ہرجاہ جمع کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن افسوس کا مقام ہے جتاب اپنیکر یہ لکنے افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے ادارے یا ہمارے گھر ان وکیلوں سے مل کر کے ہماری زبان بندی کرنے کے لئے ہمیں یہ نوٹس دلوار ہے میں جتاب اپنیکر یہ نوٹس آپ کے اسکلی کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں یہ ہاؤس کی پر اپرٹی بنائیں جو ہمیں نوٹسیں مل رہی ہیں اور ہمیں دھمکیاں مل رہی ہیں کیا ہمیں اس معزز ایوان میں حق بات کرنے سے کوئی روک سکتا ہے کیا یہ کسی کا حق ہے کہ وہ ہمیں معزز ایوان میں اس قسم کے نوٹسیں بھجوائیں لہذا جتاب اپنیکر ہیں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ میرا مقدمہ حکومت بلوچستان کو لڑنا چاہیئے اس بلوچستان کی اسکلی کو لڑنا چاہیئے کیونکہ یہ اس تمام معزز ایوان کے اراکین کا استحقاق محدود ہو رہا ہے صوبے کا اور ہماری اسکلی کے اراکین کا استحقاق محدود ہو رہا ہے لہذا میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے یہ بہت بڑا یقینیہ معاملہ ہے جس پر آج مختلف مجھے یا مختلف لوگوں نے دھمکیاں دیتے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جتاب اپنیکر مجھے افسوس ہے کہ ہماری صوبائی حکومت چونکہ اس معزز ایوان کے اراکین کی اتنی ہی اہمیت یا حیثیت یا عزت نہیں دیتے ہیں جتنا ایک بیوروکرٹ کے کرتے ہیں یعنی کتنی دفعہ ہم نے یہ کھا کہ مترعلقہ بیوروکرٹ جو اس مجھے کے سیکرٹری ہیں وہ ہمیں بار بار اس قسم کے نوٹس سے اور اس قسم کی دھمکیوں سے ہمیں مرعوب کرنا چاہتے ہیں لیکن ہماری صوبائی حکومت کو اتنا بھی یعنی میں کیا یہ لوں پھر امیر زمان صاحب کیس گے کہ

انہوں نے اپنے معزز ارکین کے یا اس معزز ایوان ایک بیور و کریٹ کے زیر سلیے چل رہا ہے
اگر یہ بیور و کریٹ کل ٹرانسفر ہو جائے گا تو بلوچستان حکومت ختم ہو جائے گی تو جناب والا یہ
لکھنے افسوس کا مقام ہے کہ ہم اس معزز ایوان کے منتخب ارکین ہیں اور ہمیں یہ حق پہنچتا ہے
کہ ہم اس ایوان میں حقائق کو سامنے لایں اور یہاں ایک طرح سے احتساب کا بھی ایک عمل
ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہمیں تھلے کی طرف سے یا ان بین الاقوامی اداروں کی طرف
سے جنہوں نے سینڈ رگ حکومت بلوچستان پر یعنی کراپنی نیک ناہی بدناہی کو چھپانے کے
لئے ہمیں یہ نوٹس دے رہے ہیں اور مدد چُپ کرنے کے لئے ہمیں خاموش کرنا چاہئے ہیں
جناب والا یہ اس بات کا معزز ایوان کو یہ نوٹس لینا چاہیئے کہ وہ جو مجھے نوٹس ملا ہے اس میں
جو متعلقہ لوگ اس چیز میں شامل ہیں ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے اور ان کو فوری طور
پر تبدیل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ پرسوں بھی دو دن پہلے بھی اخبار میں فوٹو آیا تھا کہ ان رگوں کے
فوٹو دیئے تھے جن کے رنگ اڑ گئے ہیں تو جناب والا اگر کوئی چیز اچھی کنٹلیشن میں ہوتا یا نئے
رگ ہوتے تو ان کے رنگ بھی نہ اڑتے لیکن چونکہ ہمیں افسوس ہے ہم اس ایوان میں
سارے بھائی ہیں ہم نہیں چاہئے کہ کسی پر گند اچھالیں۔ یا کسی کی پگڑی اچھالیں مجھے یہ بالکل
پسند نہیں ہے لیکن افسوس کا مقام یہ ہے جیسے عبدالرحیم خان مندو خیل نے اس کو اتنا بڑا
کیس بنایا اگر وہ اس کو چھوڑ دیتے تو ہم بات بی بڑ کرتے لیکن اسی طرح ہمارے سینکڑی صاحب
ہیں وہ اس کو فرانس تک لے گئے اور انہوں نے مجھے نوٹس دلوایا ہے تو یہ لکھنا افسوس کا مقام
ہے یعنی معزز ایوان کے کسی رکن کی عزت ہے اس کی کوئی حیثیت ہے ہم نے تو زیادہ ایک
بیور و کریٹ بھی زیادہ محترم ہے اس کو کوئی ٹرانسفر نہیں کر سکتا ہے۔ اس کو کوئی نہیں بلا سکتا
ہے۔ تو جناب والا اس معزز ایوان کے تقدس کا سوال ہے ہمارے معزز ارکین کے تقدس کا
سوال ہے اور میری عزت کا سوال ہے۔ یہ ایک آئینی مسئلہ ہے میں نے ہاؤس کے فلور پر
ایک بات کی ہے اور میں ذمہ داری قبول کرنا ہوں اور اس ذمہ داری کو اس لئے قبول کرنا
ہوں کہ میں نے حقیقت میں ایک بات کی ہے میں نے حقیقت کا انکشاف کیا ہے لہذا مجھے اس

معزِ ایوان کے اراکین تحفظ دیں اور موجودہ حکومت پر زور ڈالیں کہ وہ لوگ جو اس غلط چیزوں میں ملوث ہیں ان کو بہاں سے ہٹایا جائے۔ تو جناب والا یہ میرا پر یوں ہے میں نے اسے آپ کے نوٹس میں لایا ہوں۔ اور جو نوٹس کی کاپی ہے وہ ایوان کی پر اپر ٹھی میں نے قرار دے دی ہے اور اس کے لئے تیار ہوں کہ وہ متعلقہ اداری اور متعلقہ کمپنی دنیا کی کسی عدالت میں میرے خلاف کیس کرے۔ میں اس کے جواب کے لئے تیار ہوں اور اگر وہ میرے خلاف کیس شکر کے تو پھر میں اپنے ہٹک عزت کا دعویٰ اور کیس ضرور کروں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آج ہم کے دفعہ ۶۶ میں معزِ مہرب کو یہ تحفظ حاصل ہے کہ ایوان میں جو بامی کرتے ہیں ان کے بارے میں عدالتی چارہ جوئی نہیں ہو سکتی۔ آپ کی بات بالکل صحیح ہے اور آپ کی بات بالکل درست ہے (ڈیک بجائے گئے)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب بسم اللہ خان کا کثر

بسم اللہ خان کا کثر جناب اسپیکر آج کے زیرِ آور میں اس ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ کل پیشیں میں زمینداروں نے اور دکانداروں نے مل کر بہاں پر ہڑناں کی ان کے مطالبات تھے ایک مطالبہ جیسا ہمارے کھوسو صاحب اور ہمارے جان صاحب کو گرمی کا پڑی ہوئی ہے ہمیں بھلی اس لئے چاہیئے کہ ہماری روزی اس بھلی سے وابستہ ہے اور یہاں پر دس گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے اس کے باوجود باقی چودہ گھنٹے جو ہمیں بھلی ملتی ہے اس میں اتنی کمی بیشی ہوتی ہے اس میں ہمیں بے تحاشا نقصان ہوتا ہے۔ لیکن جو بنیادی مسئلہ کل کا تھا بہاں پر ضلعی نیکس لگایا گیا ہے تو زمینداروں کے ساتھ دیلے بھی اس ملک میں جو واحد طبقہ جو زیادہ نوچا جاتا ہے کہ ان کو نوچو وہ زمیندار رہتے ہیں آپ ضلعی نیکس پیش کے زمین دار دس گے لیکن جو زمینداروں کا پھر ایک مسئلہ ہوتا ہے یہاں میرے سامنے ایک چیز میں مارکیٹ ٹکمیٹی کا ہے جو بلوجھستان پر زرعی پیداواری منڈیوں کے قانون مجرم ۱۹۹۱ء اور قواعد عام ۱۹۹۱ء کے تحت ٹکمیٹ کا رہت ۵ فیصد برائے پھل اور سبزی اور عنین فیصد برائے زرعی اجنباس۔ تو یہ باقاعدہ قانون ہے کہ آپ پھلوں سے پائچ فیصد سے زیادہ ٹکمیٹ لے سکتے

ہیں ہیں اور بھیا اجھاں سے عین فیصلہ - لیکن ہمارے زمینداروں سے اس مارکیٹ میں بارہ فیصلہ کمیش لیا جاتا ہے - اس میں ہمیں حکومت کا کوئی ایسا ادارہ نہیں پڑھ نہیں چل بہا کہ وہ کونسا ادارہ ہے جو یہاں کے کاشت کاروں کو اس سات فیصلہ احتیائی کمیش سے بجات دلاتے گا لیکن ضلعی نیکس کے حوالے سے آپ کی انتظامیہ روڑروں پر چین ٹھہرے کر کے وہ ہم سے تو لے سکتی ہے - کیا یہ صرف حکومت کے ادارے اس لیے ہوتے ہیں کہ ہمارا خون نجوریں - یہ تو ہمارا حق ہے آپ کے اس کوئی شر کے وسط میں پورے پاکستان سے ہٹ کر لاہور، اسلام آباد، کراچی، پشاور جہاں پانچ سے سات فیصلہ کمیش ہیں - لیکن اس کوئی شر ہیں ہمارے زمینداروں سے بارہ فیصلہ کمیش لیا جاتا ہے - ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر آپ ضلعی نیکس یعنی کو اور اس کے لیے زبردستی کرنے کو اپنا حق کھجھتے ہیں تو ان کا ہمکاروں کا تحفظ اور ان کا جو تحفظ - زبردستی چھینا جا رہا ہے وہ حکومت بتائے کہ ہیں ان کمیش خوروں کے احتیائی نیکس سے کون بجات دلاتے ؟

دوسری بات جو عام ہے یہ گورنمنٹ کا فیصلہ ہے جب تاجریوں نے ہڑتاں کی کہ یہاں چنگی ملکت پر دی جائے گی - یہ حکومت بلوچستان کا فیصلہ ہے لیکن کیا پیش شریا پیش ضلع گورنمنٹ آف بلوچستان کا حصہ نہیں ہے کہ جو چنگی ٹھیکہ دار یعنی ہیں ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ پیش ضلع کو بلوچستان کے ان قانون کے ناتیجے لائیں اور دہان کا جو ٹھیکہ دار ہے دہان کی جو بھی انتظامیہ ہے دہان چنگی ملکت پر وصول کی جائے گی پیش والوں کے لیے کوئی علیحدہ سے نہیں کیا جائے گا - تو جب تک آپ حکومت زمینداروں کا تحفظ یا لوت کھوٹ کا دفاع نہیں کرتے ہیں تو حکومت کو ان زمینداروں پر ضلعی نیکس نافذ کرنے کا حق بھی نہیں ہے - میں یہ توجہ اس الیوان کے ذریعے حکومت کے نوؤں میں لانا چاہتا ہوں - جو پالیسی ہے حکومت اس بارے میں واضح کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سردار مصطفیٰ ترین -

سردار غلام مصطفی خان ترین جناب اپسیکر، جیسا بسم اللہ خان نے ابھی کہا۔ میرا بھی اسی مسئلے سے تعلق ہے بسم اللہ خان کو میرے خیال میں ابھی پڑھ چلا۔ اور پرسوں وزیر اعلیٰ سے بھی بات کی۔ اسی مسئلے میں جناب اپسیکر حقیقت یہ ہے کہ پشن میں ہزار ہوئی۔ کل دکانیں بند رہیں۔ جناب اپسیکر ضلعی ٹیکس یہ ہمیں چار سال نہیں پانچ سال سے ہے اس وقت جب یہاں مسلم لیگ کی حکومت تھی۔ اور جعیت ان کے ساتھ تھی اس زمانے پر اس اصلی پر گھیراؤ ہوا۔ اور جعفر خان مندو خیل نے ہمارے خلاف کیس بھی درج کروایا۔ تو جناب اپسیکر اس ضلع ٹیکس کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ضلع ٹیکس کے بارے میں ضلع کو نسل کے ممبر کا اختیار ہے۔ چاہے وہ لگاؤے یا نہ لگائے۔ اس وقت ڈسٹرکٹ کو نسل نے یہ فیصلہ کیا کہ پشن اور ضلع قلعہ عبداللہ خان چن نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم یہ ٹیکس نہیں لگاتے۔ تو اس وقت کی حکومت نے یہ مربالی کی کہ وہ ٹیکس انہوں نے ختم کیا اور یہ فیصلہ لکھا کہ اب تک ڈسٹرکٹ کو نسل یہ ادارہ خود خدار ہے۔ اگر اس کو یہ نہیں لگایا گیا تو گورنمنٹ یہ ٹیکس نہیں لگائے گی۔ جناب والا پرسوں میری وزیر اعلیٰ سے یہ بات ہوئی کل وزیر بلدیات سے میری یہ بات ہوئی وزیر اعلیٰ صاحب نے خود یہ فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے جناب والا حقیقت میں یہ ہے کہ ذی ہی پشن نے یہ ٹیکس لگایا ہے اور وہاں خورد برد ہو رہا ہے یعنی اپنے آدمی بھاکر کے لوگوں کو حنگ کیا جا رہا ہے جناب والا منکت کا حساب ہے جسے بسم اللہ خان نے فرمایا منکت اس صوبے کے لیے کوئی نہ کیا ہے اور دراصل جناب والا حقیقت یہ ہے کہ اس کو منکت کے اوپر تمام صوبے کے لیے کیا جائے اس لیے کہ روزانہ دکان دار اور چونگی والوں کے لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں چونگی والے اس پر ॥ فیصد جرماد کرتے ہیں اور پشن میں نسل کمیٹی نے جب میں خود چیزیں تھاں میں نے خود گورنمنٹ کو لکھ کر دیا کہ اس کو منکت پر کیا جائے اس وقت کے ذی ہی نے لکھ کر دیا تھا کہ اس کو منکت کی بنیاد پر دیا جائے جناب والا میں یہی چاہتا ہوں کہ تمام صوبے کا یہ بیٹھ کر کے روزانہ تھیکیدار اور عوام کے جو جھگڑے ہوتے ہیں اس کو ختم کرنے کے لیے اس کو منکت کے حساب سے چونگی کا نظام یہاں پر رائج کیا

جائے تاکہ عوام اور جو بھی ٹھیکیدار ہے ان کے روزانہ کے جھگڑے ختم ہو جائیں اور میں پھر اس سینئر وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ فوری طور پر پشین ضلع میں جو چین لگایا گی ہے اس کو یہاں سے بھٹکایا جائے اور وزیر اعلیٰ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ میں دہان سے آتے ہوئے زمینداروں کے ساتھ بیٹھ کر کے اس مسئلے کا حل نکالتا ہوں زمینداروں کو جیسے کھوسے صاحب نے کہا کہ بھلی کا مسئلہ روزانہ پڑھ رہا ہے اور مسئلے ہیں اس پر وزیر اعلیٰ کے ساتھ وہ بیٹھ کر کے مسائل جل کرتے ہیں اور اس پر سینئر وزیر سے ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ دہان ہنزا میں ابھی شروع ہو رہی ہیں اور لوگوں کے وارثت نکالے گئے ہیں سینئر وزیر صاحب سے تھیں ہماری توقع ہے تاکہ وہ order کریں تاکہ یہ چین کو ختم کیا جائے جو لوگوں کے انہوں نے وراثت نکالے ہیں ان کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور آہیں میں بیٹھ کر کے اس مسئلے کو حل کیا جائے شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب وزیرہ عبدالحالق زہری صاحب۔
وزیرہ عبدالحالق زہری جناب اسپیکر صاحب جیسے ساتھیوں نے بھلی کے بارے میں کہا تھا کھوسے صاحب نے کہا کہ بھلی کا مسئلہ پورا بلوجھستان کا مسئلہ ہے لیکن قلات ڈوبن آپ لوگوں کو کہا ہے سب سے زیادہ وہ اس کا دارودار بھلی کے اوپر ہے جیسے باقات ہے فصلات پے پیاز ہے ابھی یہ بھلی کی لوڈھینگ کی وجہ سے قلات ڈوبن خendar وڈھ نال یہ سارا فصلات باقات سب تباہ ہو رہے ہیں جیسے پہلے بھلی کو بند کیا گیا تھا تو یہ گندم کی بوائی نہیں ہوئی تو گندم کی بوائی سے یہ ہوتا تھا کہ مشنوں سے تقریباً کتنی لاکھ بوری گندم دہان سے لکھتے تھے اب بھلی اور واپڈا کی وجہ سے قلات ڈوبن کا خendar ہے جیسے میں سارے کامہ رہا ہوں خendar ہے باعبلانہ ہے نال ہے وڈھ ہے یہ پورا علاقہ بھی تباہی کی طرف پر جا رہا ہے سب تباہ ہو رہا ہے سب خشک ہو رہا ہے حالانکہ دہان بھلی میں سن رہا ہوں کہ بارہ گھنٹے لوڈھینگ ہے ابھی بارہ گھنٹے میں پانی فصلوں تک نہیں پہنچ جاتا پھر بھلی چل جاتی ہے وہ صرف اتنا کر رہے ہیں کہ لوگ پینے کے پانی وہ جانوروں کو دیتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بلوجھستان میں ہوتے ہوئے بھلی

کئی وجہ سے پورا بلوچستان تباہ ہو رہا ہے میں اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں سینئر وزیر سے جتاب اپنیکر صاحب یہ سب اس بھلی کے مسئلے پر واپڈا کو اور وزیر اعلیٰ سے کہیں کہ وہ بھلی کا مسئلہ حل کریں شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر پرنس موسیٰ جان صاحب۔

پرنس موسیٰ جان جتاب اپنیکر میں بہت وقت نہیں لوں گا جیسے کہ ہمارے وڈیرہ صاحب نے کہا میرا تعطیل بھی اسی علاقے سے ہے بھلی کی کافی تکلیف ہے جتاب کل کچھ لوگ مستونگ سے آئے میرے خیال میں وہاں اگر میں ہزاروں میں بھوں تو زیادہ ہو گا تو وہ ۱۰۰ سو ان میں definately ہوں گے جتاب کہ ہمارے سر بھیل لے رہے ہیں اس وقت آپ دیکھیں جتاب ہمارا جو فروٹ سے اسکیشل Apple اور ہمارا جو آلو اور پیاز کی جو فصل ہے وہ اس وقت عروج پر ہے جتاب اس وقت اگر پانی نہیں ملے گا تو تباہی پر جائیں گے جتاب دوسرا یہ ہے اچھے سال بارس ہوئی اور میمنوں کی تیار کے لیے بلڈوزروں کا کافی ضرورت ہے میں ایوان کی توجہ ذرا دلانا چاہوں گا کہ ہماری انٹرمی Intermی گورنمنٹ میں وزیر اعلیٰ صاحب نے ۲۵ سے ۳۸ ہزار گھنٹے قسم کے جتاب اور ایسے لوگوں قسم کے دو دو ہزار گھنٹے قسم کے میں وہ ہبتو کر سکتا ہوں اور دو ہزار گھنٹے پر ۱۰۰ روپے میں جتاب بک گئے جن کو مزورت تھے جتاب ضرورت مند وہ نہیں زمیندار کو بلڈوزر کی سخت ضرورت ہے میں ایوان سے یہ request کرتا ہوں کہ ذرا اس کا notice Interm لے گورنمنٹ نے ۲۵ سے ۳۸ گھنٹے ۳ مینیٹ میں کیے دیے جتاب جو مزورت مند تھے ان کو مٹا نہیں اور وہ ہر آدمی کو ہزار دو ہزار گھنٹے سے کم نہیں مٹا اور وہ زیادہ تر ان لوگوں کو مٹا لے جوان کے کیمپینٹ میں فشر تھے جتاب دو دو ہزار گھنٹے جتاب وہ میں ہبتو پیش کر سکتا ہوں وہ دو دو ہزار گھنٹے اس کو ملے اور انہوں نے نکتے ہی دوسروں پر یقین دیا تو زمینداروں کو کافی بڑا مسئلہ ہے جتاب اپنیکر اس وقت ہماری زمینوں میں بہت کافی کام پڑا ہے جتاب ہمیں بلڈوزروں کی ضرورت ہے حکومت کو جو درپیش آ رہا ہے وہ کہ رہے ہیں کہ بلڈوزر کم ہے انٹرم گورنمنٹ نے سب دے دیے اور دوسری بات ہے جیسا وڈیرہ صاحب نے

کھاترین صاحب نے کہا اور جیسے بسم اللہ خان کاکڑ نے کہا میں تائید کرتا ہوں جتاب ان کا نوٹس
— Thank you very much لے

سردار عبدالرحمن خان کھیران جتاب اپنیکر صاحب، اجازت ہے بسم اللہ
الرحمان الرحیم۔ اس سے پیشتر بھی میں نے عرض کی تھی اور ہمارے سینئر غرر صاحب نے کہا
تحا ایک دو چیزیں تھیں پہلے ہم انکوارٹی کر رہے ہیں لیکن میرا خیال ہے اس کا ابھی تک کوئی
جواب نہیں آیا تو آج پھر اسی سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں جہاں تک بھلی کا سوال ہے یہ پورا
بلوچستان اس سے مجاہد ہے تو میری گزارش یہ ہے تو بھلی کے لیے کسی روایہ اجلاس میں کوئی
تمام مقرر کیا جائے گھنٹہ دو گھنٹہ تک ہر صبر تفصیلی اپنے ملائے کے مسائل پیش کر سکے تو اس
آدمی گھنٹے میں میرا خیال ہے تفصیلی آپ کوئندہ لوے لیں اس وقت کوئندہ کی یہ حالت ہے کہ
نہ آپ کا ایرینگنڈیشن کا کر بہا ہے نہ آپ کا فرج کام کر بہا ہے نہ پنکھے چل رہے ہیں ٹوب
لاتائیک دفع جلتی ہے انسان پریشان ہے کہ وہ کیا کرے اور ادھر سے ۲۱ ڈگری کی گرمی پڑھ
رہی ہے تو میری گزارش ہے اپنیکر صاحب کہ آپ اس کے لیے کوئی تمام مقرر کریں۔ انہاریخ
کے اجلاس میں یا اگلے تاریخ کے اجلاس میں تاکہ اس میں ہر تفصیلی بات کر سکیں عرض یہ ہے
کہ اس دن میں نے ایک question کیا تھا جو چندی کے پانی کے بارے میں کہ حکومت پاکستان
نے یعنی دیا تو جواب آیا تھا کہ جی سیچا ہی نہیں گیا ہے تو اس کے تمام کاغذات میں نے
ملگوئے ہیں اس کی تھوڑی سے تفصیلات میں جانا چاہتا ہوں یہ ندی رکنی سے ہوتی ہوئی چھا
سے اور پھر ذیرہ بگٹی سے فاروق لخاری صاحب کے ملائے چھوٹی کے ملائے میں نکل جاتی ہے۔
اس پر ایک اسکیم قائم کی گئی شاید ۱۹۹۲ء میں سائیکل اسکیم کے نام سے ایرینگنڈی کے اسکیم
جس پر حکومت بلوچستان نے ۴۰ لاکھ ہزار روپے خرچ کیے یہ تقریباً رکنی شر سے ذیرہ میں
کے فائل پر ہے اس کے بعد حکومت بلوچستان اور پنجاب حکومت کے درمیان میٹنگ ہوتی رہی
کہ جی کوٹ منڈو کے لیے واٹر سپلائی کے لیے پانی چاہیئے جتاب اپنیکر صاحب اس پر مختلف
۶۸ میں پھر ۱۹۹۳ء میں مذاکرات ہوتے رہے تو لیٹر اس کی کوئی جولائی ۲۲ء اس وقت ہمارے ذپی

کھشن خدا۔ بعض صاحب تھے جو آج کل وہی سی لبیلہ میں انہوں نے پی اچ ای ایریگیشن پنجاب
کے یا بلوچستان کے سب مل ملا کر یہ پانی بھیج دیا اور حکومت پنجاب کو کما گیا کہ جی کیونکہ وہاں
کے عوام کو ہم نے مطمئن کرنا ہے زیندار کو مطمئن کرنا ہے تو ہمیں پیسہ دیا جائے جس میں
انہوں نے کوئی ۳۰ لاکھ روپے مختلف لوگوں کو نوازا۔ یہ تو زمین کا معاوضہ ہوتا چاہیے تھا۔ مجھے
مجھ نہیں آتی کہ کیسے چار لاکھ انٹھائیں ہزار روپے لیے گئے علی محمد خان ول سخن خان لخاری۔
آٹھ لاکھ ستوان ہزار روپے دیے گئے وڈیرہ شیر جان جو علاقے کا ہے۔ لیکن وہ زیندار اور پر کی
سائبی پر ہے۔ سندھ میں چلا ہے میل۔ میل پر جو ہوتے ہیں ان کا حق ہوتا ہے یہ جو شروع
والے ہیں ان کو دیا گیا۔ اس کے بعد جتاب ڈاکٹر مسرور احمد خان ولد نیاز احمد خان یہ سابق وزیر
صاحب کا بسوئی ہے۔ چار لاکھ بیاہی ہزار روپے اس کو ادا کئے گئے۔ اس کے بعد ایک لاکھ
سالٹھ ہزار روپے بہرام خان ولد کرم نواز خان کو اس لیے دیا گیا کہ یہ پچاڑا بھائی ہے سابق وزیر
صاحب کا۔ جو ہمارے علاقے کا منتخب نمائندہ تھا۔ اور جتاب چھ لاکھ بیلیں ہزار روپے میر خالد
محمد خان کے نام سے وصول کئے گئے۔ جس میں میر طارق محمود ان کا حصہ دو لاکھ چودہ ہزار
روپے۔ خالد خان کا حصہ دو لاکھ چودہ ہزار روپے۔ حسن ابرار میر طارق محمود کھیران کے بیٹے
میں دو لاکھ چودہ ہزار۔ چھ لاکھ بیلیں ہزار کل ان کو دیا گیا۔ رب نواز خان ولد سلطان ان یہ
میل والا ہے ان کو کوئی میں لاکھ روپے ادا کئے گئے۔ میں نے عرض کی تھی کہ سینئر وزیر
صاحب کو کہ اس کا کیا طریقہ کار تھا۔ کیوں بلوچستان کا پانی صوبہ پنجاب پر بیسچا گیا۔ اور اس
میں کیا صورتحال تھی ایریگیشن کے لیے جو ایک طریقہ کار ہوتا ہے کہ ندی کا پانی یا جھٹے کا پانی
اس کی کتنی حد تک میوب دیں لور ہو سکتے ہیں۔ یہ معاوضہ ان لوگوں کو دیا گیا ہے جو اس واثر
سپلانی سے واپر کے لوگ ہیں۔ یہ پانی ان سے ہو کر بعد میں واٹر سپلانی کے پاس سے گزرتا ہے
وہاں پر جو اس کا سورس بنایا گیا ہے اس کے پاس سے گزرتا ہے۔ اس کے بعد نیچے ہماری
زمیں ہیں۔ پھر دوسروں کی۔ اگر معاوضہ دینا تھا۔ تمام زینداروں کو اس میں بگٹی بھی تھے
مسودی بھی تھے ہم بھی تھے پھر کسی کو بھی اعتماد میں نہیں لایا گیا۔ کہ پانی یعنی رب ہے ہیں یا غیرات

دے رہے ہیں۔ تو اس کے میں نے تمام کاغذات جو صحیح مل سکے میں نے لیے ہیں۔ میں ان کو پر اپنی آف دی باؤس بنانا چاہتا ہوں۔ اس کی کالی میں سینٹر خسٹر کو بھی دنا چاہوں گا کہ یہ میرانی کر کے اس کی انکوارٹی کریں۔ کہ یہ معلوم ہے کس بنیاد پر دیا گیا اور کیوں پانی بیجا گیا جبکہ ہم خود اس پانی کو ترس رہے ہیں ہمارے وہاں پر پچاسوں گاؤں ہیں جن میں دس دس میل بارہ بارہ میل سے عورتیں گدھوں پر پانی لاتی ہیں۔ تو دوسرا میرا مسئلہ اس دن ہیلٹھ کے بارے میں تھا۔ سینٹر خسٹر صاحب ذرا توجہ دیں۔ ہیلٹھ کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ پانچ ٹینڈر کئے گئے۔ اور ہیلٹھ پی ڈی گلام محمد بلوج صاحب تھے۔ اس میں سائز چھ پرنسٹ کے حساب سے انہوں نے ٹینڈر منظور کئے۔ اور پندرہ پرنسٹ لکھیش لیا ہے۔ میں پرنسٹ موبلاائزشن ایڈوانس لیا ہے۔ یہ صحیح سینٹر خسٹر صاحب نے کہا تھا کہ یہ صحیح لکھ کر دے دیں۔ پھر میں نے سی ایم اور انکو چیمبر میں لکھ کر دے دیا۔ کل تک پی ڈی صاحب کھاتا ہے کہ جی میرا لکھیش پکھاڑ اور میرا موبلاائزشن ایڈوانس دیا ہے جو ابھی کچھ ٹھیکیداروں کا باقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ باقی اسکلی میں آگئی ہے تو اس نے کہا ایسی باعث آتی رہتی ہیں ہم نے سب کو اعتماد میں لیا ہے تو اس میں ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں 1985ء کی جب اسکلی نئی بنی تھی۔ اس وقت میرے والد صاحب خسٹر لوکل گورنمنٹ تھے۔ تورگ پر بات چل رہی ہے اس وقت رگیں پر چیز کی گئیں تھیں لوکل گورنمنٹ کے موجودہ چیف سیکرٹری اس وقت سیکرٹری لوکل گورنمنٹ تھے۔ اور کے کے آفریدی صاحب اس وقت گورنر تھے ان کا ایک سالہ تھا مصین نام تھا اس کا۔ تو اس کو ٹھیک دیا گیا اور کس طریقے سے قانون کو گورنر صاحب نے روپندا تھا یہ میرے خیال میں ریکارڈ میں موجود ہے۔ تو والد صاحب نے انکار کیا تو گلام گلام قادر صاحب اس وقت چیف خسٹر تھے اور اس کو گورنر صاحب نے فون کیا کہ اس کو بولو کہ شرافت اسی میں ہے کہ اس پر سائین sign کر دو۔ پھر والد صاحب نے اوھر اوھر کیا۔ ایک تو مارشل لاء کا ڈنڈا تھا۔ ضیاء الحق کا۔ اور پھر بنے چاروں کو سائین کرنے پڑے۔ اور اس کے ڈیل جاکر لندن میں ہوتی تھی۔ اس میں ہمارے دو سینٹر صاحبان بھی تھے جواب نہیں ہیں۔ تو میری عرض ہے جیسا

کہ سرور خان نے کہا تھا کہ یہ اصلی تو گپ چپ بن گئی ہے ہم آتے ہیں۔ موجودہ حکومت کہتی ہے کہ ہم کرپشن کو ختم کر دیں گے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں میں نے ثبوت دیتے ہیں۔ اس پی ڈی کا ریکارڈ آج ایوان کے سامنے لایا جائے۔ کیا مولانا نیشن ایڈوانس ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ اور کیون ہوا میں جب چلپن سے کھتا ہوں کہ بارکھان کی سائیٹ ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ ولڈ بینک نے کہا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں ہو یہ چار بیٹھے اور آفس۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں سرکاری زمین شاید تھوڑی بہت سیٹ لینڈر ہو اس کے علاوہ ہر طرف سیری یا سیرے خاندان کی زمیں میں ہمارے ساتھ ابھی تک زمین کی کوئی بات نہیں کی گئی۔ جب ایک چڑھتی نہیں کیا کیا تو ہم نشان دہی کر رہے ہیں ہمیں خالی جواب دیا جا رہا ہے کہ انکو اتری ہو رہی ہے۔ یہ انکو اتری ہم کب تک ہمیں لالی پوپ کی طرح ہمیں ٹرخایا جائے گا۔ سہرانی کریں ہم پہنچتے ہیں کہ ایک پی ڈی اتحاد پاور فل ہے کہ اس ایوان میں جب ہم ایک بات کہتے ہیں اب وہ کھاتا ہے ایسی بامیں تو اصلی میں ہوتی رہتی ہیں۔ آپ لوگ اپنا کام چلاتے جاؤ۔ تو میرا خیال ہے اس ایوان کا استھان معمولی معمولی میں ہے ایک میرا نہیں۔ میرا اس میں کوئی ذاتی نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ بلوچستان ترقی کرے میری یہ خواہش ہے مجھے لوگوں نے دوست دے کر اس ایوان میں اس لیے بھیجا ہے کہ میں ان کی خدمت کر سکوں۔ اگر اس گند میں مجھے شامل ہونا تھا تو میں وہاں علاقے میں بیٹھ کر بھی اس میں شامل ہو سکتا تھا۔ بہت سارے طریقے میں گند میں شامل ہونے کے۔ میری گزارش ہے کہ ہم جس چیز کی نشاندہی اس ایوان میں کریں کم از کم ٹریوری پذیر۔ وزیر اعلیٰ سینئر فسٹر صاحب یا متعلقہ وزیر کم از کم اتحاد کرے کہ کوئی انکو اتری کر لے۔ اگر ہم غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں تو آئندہ ہم خاموش ہو جائیں گے۔ اگر کرپشن ہو رہی ہے تو اس کو پکڑیں۔ ۳۸ لاکھ روپے لیے گئے ہیں جاب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ذرا اختصار سے کام لیجئے جاب۔

سردار عبدالرحمان کھیتران جی میں اختصار سے کام لے رہا ہوں یہ جناب نازک

مسئلہ ہے۔ ۲۸ لاکھ روپے اس مالی سال کے ابتداء میں لیے گئے ہیں۔ یہ تو ایک کیس ہے جو ہم نے دیا ہے اس کے بعد ہمارے پاس بہت ریکارڈ ہے یہ میری جیب میں کافی ہے ایک ٹینڈر کیا گیا اس کو درک آرڈر دیا گیا۔ اس شریف آدمی نے جاکر کام شروع کیا۔ اور ہماری ٹیکسٹ میں اس کے درک آرڈر کینسل۔ دوسرے آدمی کو دے دیا گیا۔ اخبار کی کلنگ میرے پاس ہے۔ سلاسل آٹھ پست اس سے ایکسپریس لی گئی ہے۔ یہ جیب میں ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ پہلے اس کا نتیجہ ہمیں دیں کہ ہماری اس ایوان کی کیا حیثیت ہے۔ اور آپ لوگ کرپشن ختم کرنے میں کس حد تک مغلص ہیں۔ اس کے بعد ہم دوسرے کیس دیں گے بسم اللہ کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم ان یاتوں میں نہیں جاتے کہ جی کون پٹھان۔ کون بلوج۔ کون کھیران۔ کون پنجابی۔ ہم اس بلوجھان کے ہیں بلوجھان کی خیرمانی ہیں۔ ایک کتا ہوتا ہے گھر پر بیٹھا ہوتا ہے اس کو دو وقت کی روٹی ملتی ہے وہ کلا اس گھر کی خیر ملتا ہے ہم تو انسان ہیں ہم اس بلوجھان میں رہنے والے ہیں ہم اس مٹی سے پیدا ہیں۔ ہماری رگوں میں اسی بلوجھان کا خون ہے۔ ہم اس کی خیر ملتے ہیں۔ جب ہم خیر ملتے ہیں۔ تو یہ یو آئی کیا ہے پشون خواہ کیا ہے مسلم لیگ کیا ہے بی این پی کیا ہے۔ ہم سب بھائی ہیں۔ ہم نے بلوجھان کے لیے کام کرنا ہے تو ہم بھائی ہیں۔ کون پٹھان نہیں کوئی پنجابی نہیں۔ کوئی بلوج نہیں۔ ہم سب بلوجھانی ہیں۔ تو مہربانی کر کے کرپشن میں اگر آپ لوگ واقعی کرپشن کو ختم کرنا چاہتے ہیں ہم آپ کے ساتھ چاہے اپوزیشن بخچوں پر ہوں گے۔ یا ٹریوری بخچوں پر یہی گزارش تھی۔ شکریہ۔

جناب ڈیمیٹر اسپیکر جناب عبدالرحیم خان مندو خیل۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب ہمارے زمبل ممبر بہت اچھے مسئلے اٹھائے۔ بھلی کی چیزیں کے مسئلہ کی۔ ضلع نیکس کا اور پھر یہاں کرپشن کا مسئلہ۔ جو انہوں نے اٹھایا۔ یا ان کے پانی کے فروخت کا۔ میں ایک اور ساتھ انہم مسئلہ پر آپ کی توجہ لانا چاہتا ہوں۔ جناب والا! یہ امن و امان کا مسئلہ۔ اس میں ہر روز واقعات ہوتے ہیں اور آپ کو علم ہے۔ ابھی ہفتہ اور اتوار کی شام کو یعنی اس کی درمیانی رات کو زیارت کے روڑ پر باقاعدہ ڈاکہ ڈٹا اور یہ بہت

بڑا ڈاکہ تھا۔ جب لوگوں جنے تھانے میں اس واقع کی رپورٹ کی۔ کچھ کے تھانے والے اس کی رپورٹ نہیں لے رہے تھے۔ یہ بات اخبارات میں بھی آئی اور یہ واقعی حقیقت ہے۔ جناب والا، ابھی یہ حالت ہے کہ لوگ رپورٹ کر نہیں رہے ہیں۔ اس لیے بھی کہ جو انتظامیہ ہے یا لیویز یا پولیس ہے۔ جو لوگ رپورٹ کرتے ہیں یہ انہیں حگ کرتے ہیں۔ ان کو پریشان کرتے ہیں۔ ایک بار آپ پر ڈاکہ پڑے اور ڈاکہ کے بعد جب آپ رپورٹ کرتے ہیں۔ تو لیویز اور دوسرے آپ کو بے عزت کرتے ہیں۔ یہ اب ہمارے صوبے میں بھی شروع ہو گا ہے۔ جناب ابھی چند دن پہلے مسلم باغ میں جو واقعہ ہوا اور یہاں آزادیبل وزیر صاحب نے بھی کہا کہ کچھ لوگ پکڑے گئے۔ یا ایکو گاڑی پکڑی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کا ڈاکہ پڑا جن کی ڈائنس یا گاڑیاں تھیں انہیں گرفتار کیا گیا۔ ان پر الزام یہ تھا کہ اور لوگوں کے باقاعدے ہوئے تھے آپ کے باقاعدے ہوئے نہیں تھے۔ اس لیے آپ ڈاکو ہیں۔ ٹوپ میں ڈاکہ پڑا تمام دنیا جانتی ہے۔ مجھے بھی علم ہے۔ جو شخص وہاں تھا گاڑی میں اس کے پیسے لے گئے۔ وہ میرے پاس آیا لیکن دوسرے دن اسے ہی صاحب نے بیان دیا کہ کوئی ڈاکہ نہیں پڑا۔ کیونکہ وہا پر کوئی رپورٹ نہیں کر سکتا ہے۔ ہم گورنمنٹ سے ریکوست کریں گے کہ آپ مردانی فرمائیں کر اپنے اور اوس کو اس طرح بنائیں کہ لوگ آپ کے پاس رپورٹ کر سکیں۔ اس طرح یہ مسلم باغ کا ایک مسئلہ ہے۔ ایک مسئلہ کہیتران صاحب نے بیان کیا۔ یہ کرپشن کا بڑا ایکسپیشن میکس لے رہے ہیں فلاں میکس لے رہے ہیں۔ اگر آپ اس پر انکو اسی نہیں کریں گے۔ اتنا میں بھی اتفاق کرتا ہوں کہ بالکل ایسا ہی ہے۔ وہ کچھ ہیں کہ اسکی ہے وہ آگے بیٹھنے کے اور چلے گے۔ ہم نے اپنا کام کرنا ہے سپہٹ۔ تو آپ مردانی کریں یہ کہ تو یہ امن و امان کا مسئلہ ہے۔ یہ زیارت میں جو ڈاکہ پڑا ہے۔ مسلم باغ میں ڈاکہ پڑا۔ اس پر آپ خصوصی طور پر توجہ دیں۔ اس کی انکوائری کروائیں اور ان لوگوں کو اس عمل سے منع کریں۔ کہ ہم لوگ رپورٹ بھی نہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ ان چند دنوں میں یعنی ۲۔ ۲۸ نومبر تک شب کو ایک آدمی کو وہاں لوٹا گیا اس سے چار ہزار روپے چھینے گئے اور پھر اسے باندھ کر دیرانے میں پھینک دیا گیا۔ اور ۳

ہماری کو دن کے نوبجے باقاعدہ سرخ میں سات میل پر۔ یہاں پر باقاعدہ ڈاکہ پڑا۔ وہ دنبے اور سب کچھ لے گئے اور چرواؤہوں کو وہاں پر بخاند دیا گیا۔ اسی طرح ٹوب میں اخباروں میں بھی آپ نے پڑا ہوا۔ باقاعدہ تقریباً سو دنے وال مولیشی۔ وہاں ڈاکو آئے تو کوئی میں بھر لے گئے۔ خاص نواب بازار میں۔ وہاں اسے جو گنج کھتے ہیں۔ وہ جو منڈی ہے۔ ٹوب بازار اب یہ حالت جو گورنمنٹ کے لیے۔ صحیح نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے عوام کے لیے آپ کی بڑی صورتی۔

جناب ڈپٹی اسپلائیکر جناب سردار نشار علی۔

سردار نشار علی جناب اسپلائیکر، آپ کی اجازت ہو۔ تو میں ایک بست ہی اہم موضوع پر اپنا اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں۔ پانی جو زندگی کا ایک بست اہم جز ہے۔ اور جس کے بغیر زندگی ناکمل ہے۔ جناب آج سے تقریباً چھ سات ہفتہ پہلے تک کوئی شرکی میونسل ایریا کا واٹر سپلائی کا نظام ہمارے میونسل کارپوریشن کے ذمہ تھا۔ اور خدا گواہ ہے اور کوئی شرک کے باہم دے بھی گواہ ہیں کہ اس وقت کوئی شرک کے عوام کو صحیح طور پر مفت پانی مل رہا تھا۔ یہ نظام ہمارے کارپوریشن کے ذمہ تھا۔ اور انہوں نے اسے بست اچھے طریقے سے چلایا۔ اور غیرت اس بات کی ہے کہ اس وقت تک وہ عوام کو بالکل مفت پانی فراہم کر رہے ہیں۔ تقریباً چھ سال پہلے واسا کے نام سے ایک محمد وجود میں آیا۔ اس کے ذمہ سیوریک پچانے کا اور پانی فراہم کرنے کا نظام تھا۔ جب کارپوریشن سے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپلائیکر آپ بولتے جائیں۔ اچھا آذان ہو رہی ہے۔ (آذان)

سردار نشار علی جناب میں ہمین چار منٹ مزید لوں گا۔ تو جناب والا، پانی سپلائی کرنے کا نظام جو ہے وہ میونسل سے لے کر واسا کے ذمہ دیا گیا ہے۔ واسا نے سب سے پہلا کام تو یہ کیا۔ پانی سپلائی کرنے کے لیے ایک فلکس اموونٹ مقرر کی گئی اور لوگوں کے ذمہ ڈال دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج عوام کو پانی نہیں مل رہا ہے۔ لیکن واسا کو اس کا بل ضرور مل رہا ہے۔ اگر واسا والوں سے پانی کی بات کرس تو وہ اپنے بل کی بات کرتے ہیں۔ کہ آپ نے بل

دیا ہے یا نہیں۔ جناب اپنے کریم! اس شدید گری میں جبکہ انسان کو ہر لمحہ پانی کی صورت پڑتی ہے۔ اس وقت عوام پینے کے واٹر سپلائی سے محروم ہیں۔ میرے حلقہ انتخاب میں خاؤکشا روڈ ہے۔ پہلی روڈ ہے۔ موتی رام روڈ ہے۔ اس علاقے میں یہاں کے عوام جو ہیں پینے کے لیے واٹر سپلائی سے محروم ہیں۔ اگر پانی آتا بھی تو دس منٹ کے لیے پندرہ منٹ کے لیے پانی آتا ہے اور بند ہو جاتا ہے جناب اپنے کریم! آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس شدید گری میں اگر ایک انسان پانی سے محروم رہے۔ تو کیا ہو گا۔ میں اس ایوان کی جانب سے میں صوبائی حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ واسا سے انتظام لے کر دوبارہ کارپوریشن کے ذمہ لاکیں۔ جناب والا! بہت بہت شکریہ۔

جتناب ڈپٹی اسپیکر شیخ جعفر خان مندو خیل۔

شیخ جعفر خان مندو خیل بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب والا! آج تو میں بھی حقیقت میں۔ جب سے موجودہ حکومت وجود میں آئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کا میون فیصلوں کا برا حصہ جس پر ہماری عطاۃ اللہ یعنی اور نواب بگنی صاحب سے یہ بات ہوئی تھی۔ کہ ہم یہ روایتی گورنمنٹ ختم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ایک کرپشن دوسری گورنمنٹ کے حوالے کی جاتی ہے۔ میرا بولنے کا پروگرام اسی پر تھا لیکن کل کچھ دوستوں نے مجھ کیا کہ لاست ٹینور میں جب بنظیر وزیر اعظم تھی اسی شعلی شہزادہ ذوالفقار صاحب پر میں سے تعلق رکھنے والے آپ فیڈرل گورنمنٹ کے متعلق تمام ایشور پر لکھتے رہتے تھے جہاں بھی صوبے کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی۔ آج آپ لوگوں نے چھپ سا وہی ہوئی ہے۔ میں پہلے بات اسی سے شروع کروں گا۔ پھر اس پر آؤں گا۔ جناب والا! حقیقت یہ ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ ٹاپک دیں میں اس پر یوں گا چاہے میری اپنی پارٹی کی وہاں حکومت ہو چاہے بیپلز پارٹی کی حکومت ہو۔ چاہے دوسرے علاوہ مارشل لام کے حکومت ہو۔ بلوچستان کے حقوق کا جاں لک سوال آتا ہے۔ ہماری پارٹی کا یہ استمدھ ہے اور پریکٹیکل ہماری یہ اپروج ہے۔ کہ وہ وہاں سب سے پہلے ہم ہوں گے۔ جیسا کہ وہ اپنے آپ کو قوم پرست کہتے ہیں۔ انہوں نے تو اپنی حکومت بچانے پر ہی اکتفا کر لیا۔ بگنی

صاحب خود ہی کہتے ہیں کہ ہم اب وہ بائیں بھول گئے ہیں جو ہم نے پلے شروع کی تھیں۔ میں آج بھی اسی بات پر قائم ہوں۔ جہاں تک صوبے کے حقوق کا تعلق ہے۔ چاہے وہ اپوزیشن میگزین سے ہو چاہے و مریدہ ری میگزین سے ہو۔ چاہے وہ مسلمان ہوں۔ چاہے وہ مسلم لیگ ہو۔ چاہے وہ قوم پرست ہوں یا چاہے پٹھان ہوں یا چاہے وہ بلوچ ہوں۔ صوبے کے حقوق کے لیے انہیں ایک پلیٹ فارم پر لڑنا چاہیئے۔ اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیئے۔ اس کے بعد بھی کہ یہاں جو حقوق آ جاتے ہیں وہ چند جیسوں میں نہیں جائیں گے۔ وہ اس صوبے کے عوام کی بستری پر خرچ ہوں گے۔ انصاف سے ہر علاقے اور ہر ایریا کے لیے ان کی ضروریات کے مطابق ان کا ایک حصہ ہونا چاہیئے۔ آج جو میں بولوں گا وہ نیشنل بانی وے کے ایشور پر بولوں گا۔ میں یہ کہوں گا کہ سی ایم صاحب سے اس مسئلہ پر کافی بات چیت ہوئی ہے۔ میں صاحب سے بھی میں نے بات کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں میں نے سرتاج عزیز صاحب سے بھی بات کی ہے۔ کہ نیشنل بانی وے جس کا سلاں بحث ساز ہے ارب روپے ہے۔ اس کے مساوی خذل زرینگ وہ کرتے ہیں۔ اسی پروجیکٹ کے تحت۔ جیسے یہ ترکی والا پروجیکٹ ہے پشاور تو اسلام آباد۔ جو چوبیس ارب سے شروع کیا جا چکا ہے شاید میں یا پہنچنیں ارب میں ختم ہو گا۔ چوبیس ارب روپے میں شروع کیا جا رہا ہے یہ فائیلی جا کر میں ارب یا پہنچنیں ارب میں ختم ہو گا۔ اسی طرح پشاور۔ اسلام آباد موڑوے تھا چوبیس ارب کی تعداد سے شروع کیا گیا ہے اب چالیس ارب سے بڑھ گیا ہے۔ فائیلی یہ نظر آتا ہے کہ یہ پکاس ارب میں جا کر مکمل ہو گا۔ ان پروجکٹس میں ایک حصہ ہوتا ہے۔ لlahور اسلام آباد میں چالیس پرست تھا۔ جو وہ فارلن لوں لے آتے تھے۔ یہ ۱۳ ارب کے مساوی وہ بھی ہیں۔ اور ترکی والے پروجیکٹ چوبیس ارب کا پروجیکٹ ہے۔ جس میں بارہ ارب ابتدائی طور پر پکاس فیصد ترکی والوں نے باہر سے لاتا ہے۔ یہ ایکجھ کے مساوی ہے۔ اس میں بلوچستان حکومت کو مل رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں وہ زیادتی ہے ہم یہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں کے پہنچنیں فیصد یا تینیں فیصد ٹریفیک کا وقت کے مطابق ریڈیوس بھی کر دیں۔ تو ہمارا تینیں فیصد روڑ بتتا رہے۔ ۳۴ فیصد کے حساب سے ہمارا حصہ

بنتا چاہیئے کوئی ساری چار اب روپے تکن یہاں اس مرتبہ جو بحث دیا گیا ہے صوبہ بلوچستان کو
میشل ہائی وے کی اتحادی میں جو کہ تمام ملک کے لیے ہے یہ روڈز جو بنانے ہیں روڈز کے
حساب سے بھی اگر دیکھا جائے بلوچستان سب سے پہنچنے صوبہ ہے۔ اور اس کے روڈ سب سے
زیادہ خراب ہیں یعنی کہ اگر کوئی اچھی گاڑی ہو۔ میری گاڑی ہے مریٹریز میں شرے نکلا ہوں
کیونکہ روڈ اس قابل نہیں ہے کہ اس کے اوپر گاڑی چلانی جائے۔ پک اپ یا حصیں جمال لوگ
چلاتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ ہمارا حق بنتا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ فرینٹری کی جو حکومت ہے
وہ قابل مشق ہے کہ انہوں نے اپنا حصہ ایک موڑ وے کے سلسلے میں ایک سال کے لیے
انہوں نے چوبیں ارب انہوں نے لے لیا۔ جبکہ ہمارے صوبے کو جو ملا ہے وہ میں کروڑ
روپے ملا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہی ایم صاحب یہ کہ رہے تھے کہ مجھے انہوں نے بتایا تھا کہ
ہماری جو دو ارب کی منظوری ہوتی ہے۔ میں نے کہا چلو پانچ ارب انہوں دو ارب مل جائیں بھی
موجودہ جو کام چل رہے ہیں وہ اس سے مکمل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوسرے کام بھی اس
کے ساتھ ساتھ چلنے ہیں۔ دوسری اس میں یہ بات آتی ہے کہ جو میں کروڑ روپے میں وہ مجھے پی
ایندھی والوں نے بتایا کہ وہ غالباً جو چھلے سال جو کام ہوا ہے ان کے بھیا جو بل میں وہ میں
کروڑ روپے میں جو بھی کروڑ روپے ان کو ملیں گے بھیا جات میں بھی دس کروڑ روپے رہ
جائیں گے۔ اس طرح یہ مسئلہ جو ہے یہ دس کروڑ روپے ان کے بھیا رہ جائیں گے اگلے سال
کے لیے بلوچستان کے تمام روڈوں اور پراجیکٹ جو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ
تمام بند ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ صاحب کل یہ کہ رہے تھے ان کی تقریر انتظامی سے زیادہ سیاسی
ہوتے ہیں۔ اور ایسے لگتا ہے کہ جیسے اپوزیشن میں بیٹھے ہوں۔ یہاں کوئی بات ہوتی ہے تو جان
جمالی بغل میں فائل دباتے ہوئے اسلام آباد پہنچ جاتے ہیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ الٹا اس طرح
ہے جان جمالی غریب تو میں دکھ رہا ہوں کوئٹہ سے نکلا ہی نہیں۔ بلکہ ہی ایم صاحب سب
ہماری بات جو ہے بغل میں دبا کر کبھی میاں صاحب کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ کبھی کدھر رکھ
دیتے ہیں کبھی کدھر رکھ دیتے ہیں۔ FACT OF LIFE تو یہ ہے ناراض نہیں ہونا بھائی جو

ہمارے اور کچتے ہو ہم لوگ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ میں اس کی بنیاد اپنی طرف رکھ رہا ہوں یہ بھی فائل میری طرف چلی جائے کہ آپ کے آدمی یہ کہتے ہیں کہ ابھی ہم کو یہ پیسے دے دیں۔ کیونکہ حق ہمارا بھی بتتا ہے۔ اس کے مساوی صوبے کے جو روڈ پرے ہوئے ہیں آپ کراچی سے چلیں کوئی تک کیا حالت ہے۔ مساویے چند کلو میٹر جو پہلے ورلڈ بینک کے پیسوں سے بنا تھا کوئی سے روپ تک چلیں۔ ذیرہ عازی خان تک چلیں۔ لورالائی جو مولانا صاحب کا اپنا حلقة ہے ادھر سے آسکھر تک چلیں یہ وہ اپنے روڈ ہیں۔ جس پر ہم صح شام چلتے ہیں وہ کچتے ہیں آپ کے لیے گودار روڈ بنائیں گے۔ آپ کے لیے موڑ دے۔ جس روڈ پر چل رہے ہیں خدا کے لیے اس کو تو چلنے کے قابل کر دو پھر ہم کو حسین خواب دکھاؤ کبھی گودار پہنچو۔ شر ایشیاء مت پہنچاؤ اور ہر ہی پہنچاؤ۔ یہ حقیقت ہے اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں آپ لوگوں کو ہماری زبان کا پڑھ بھی ہے ہماری جو زبان ہے انشاء اللہ اس سے پھریں گے نہیں اگر آپ کی حکومت نوئی بھی ہم ساتھ دیں گے جاں بھی صوبے کے حقوق کی بات آئے گی۔ اس کا آپ کو تجربہ ہے جب بھی زبان کی ہے خدا کے فضل سے آج تک یہ ریکارڈ ہے سعید ہاشمی گواہ ہے اس سے پھرے نہیں اس پر بھی زبان دیتے ہیں کہ ہم لوگ اس سے پھریں گے نہیں اس بات پر۔ رہ گئی صوبے کی بات اب بھی نیشنل ہائی وسے پر میں فیڈرل گورنمنٹ کے ہر قسی پارٹی کو ٹھیک کرنا جاؤں گا تاکہ آپ لوگوں کو بہاء مطے کہ آپ کے مسلم یا یہ کہتے ہیں واقعی یہ زیادتی ہے۔ کوئی آپ سے شکایت نہ کرے آپ کی حکومت کو کچھ نہ کرے جو زور ہے ہم پر آئے ہم برداشت کر لیں گے۔ پرواہ نہیں۔ صوبے میں یہ حالت ہے جب یہ حکومت وجود میں آئی انہوں نے ایک نعرہ لگایا کہ ہم صاف شفاف حکومت دیں گے لیکن افسوس ہے کہ میرے معزز ممبر یہ کہ رہے تھے کہ ابھی پرسوں ترسوں انہوں نے ہمیشہ کے متعلق یہ ثبوت کے ساتھ کہا کہ بھائی یہ نیزد ہوئے ہیں ایک کروڑ گیارہ لاکھ لوئیٹ رٹ تھا لیکن پی ڈی صاحب نے ایک کروڑ چالیس لاکھ والے کو دے دیتے۔ پھر انہوں نے ایوان میں پوچھیٹ آؤٹ کیا۔ مولانا امیر زمان صاحب ہمارے جذباتی مفسر بھی ہیں ان کی باتوں کو میں چ بھی سمجھتا ہوں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ

انہوں نے مالنے کے لیے کوئی بات کی ہے اس میں اشورنس بھی دی کہ انشاء اللہ اپوزیشن کو مطمئن ہونا چاہیے۔ جو یہ بات میں کہہ ہوں اس سے اپوزیشن کو مطمئن ہونا چاہیے۔ اس طریقے میں تحقیقات کروں گا اس دن فوڈ کا سٹک کا معاملہ آیا تھا۔ اور ہلیخ کا معاملہ آیا تھا ہمارے پاس تو پلندے پڑے ہوئے ہیں دوسرا ٹکھوں کے بھی لیکن فوڈ والا شریز ٹکھ آپ پر زور ہے تو معاف رہے میں کبھی ہوں وہ ہم پر زور ہے لیکن اب ہرپی ذمی زور ہو رہا ہے تو ابھی کیا ہو گا۔ تو افسوس کی بات ہے جس کے اوپر بات ہو کل پڑے چلا ٹھیکوں کی ایکسپریس بھی وصول کر رہے تھے جو بقايا جات تھے وہ بھی وصول کر رہے تھے جن کے باقیا جات تھے کام شروع کر دو یہ ایکسلی کیا ہے۔ ایکسلی میں ہمیشہ بات آتی ہے اس کی پرواہ مت کرو۔ میں سب سے ذمہ داری دیتا ہوں تم کو یہ بڑے افسوس کی بات ہے پھر ہم مرکز سے لختے ہیں کہ آپ ہم کو دیں۔ اور ہماری حالت یہ ہو کہ ہم پر پی ذمی زور ہو تو پھر ہم ان سے کیوں مانگیں۔ کسی تھیکہ دار یا کسی ایکسپریس کے لیے تو ہم یہ خواری نہیں کرتے۔ کہ ہم اپنی پارٹی کے خلاف بھی بولیں اور پیسے آگے آکر آپ لوگوں کو طیں۔ آپ نے ڈسٹری بیوشن کا کوئی صحیح طریقہ نہیں بنایا۔ اسی طرح دوسرے فیپارٹمنٹ میں بھی اصلاحات کی ضرورت ہے کسی فیپارٹمنٹ میں کوئی نکیش کم نہیں ہوا ہے۔ سیکرٹری تبدیل ہو گئے کر پٹ سیکرٹری چلے گئے ایماندار سیکرٹری بھی آگئے لیکن ایمانداروں نے بھی کوئی پر اگرس نہیں دکھایا۔ ابھی تک کسی ایک جگہ میں ایک پرست نکیش میں کمی نظر نہیں آتی ہوگی۔ جیسے میں نے پہلے کہا تھا کہ اکبر خان بگٹی نے اپنے دور میں نکیش کم کیا تھا یہ کریٹ اس کو جانا ہے۔ جب یہ آئی اس کے ساتھ تھی مسلم لیگ اس کے ساتھ تھی۔ اس وقت پریسٹلیکل انہوں نے دکھایا تھا کہ پہلیں پرست کی بجائے پندرہ پرست نکیش ہو گیا۔ کمی آگئی وہ بھی بستری ہے آج بھی میں کہتا ہوں اگر ختم نہیں کر سکتے کم کردیں یہ دنیا کی کسی رو دیست میں نہیں ملتا ہے۔ جو بھی چکھی حکومتیں چلی ہیں وہ بلوجستان کی دشمن حکومتیں تھیں وہ بلوجستان کے ملک نہیں تھے اس میں یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے کبھی بھی یہ نہیں ہوا کہ لویٹ کو چھوڑ کر چوتھے نمبر والے کو مینڈر دیا گیا۔ چوتھے کو چھوڑ کر پانچوں کو دیا گیا اگر

لویت کو نہیں دیتے ہو سکینڈ کو دیں۔ اگر نہیں تو ری ٹینڈر کرو ا لو کونا آسمان گرتا ہے۔ صرف یہ ہے کہ وصولی کے لیے یہ کہتے ہیں کہ میں کسی دوسرے کو دیتا ہوں جس کا چیز میں لاکھ زیادہ ہے تاکہ میرا حصہ اس سے نکل آئے۔ اور آگے بھی بست باعث کرتے ہیں صرف جو ان کی حد تک ہے بات کروں گا شاید آنگے بھی ہم باعث کریں لیکن اگر اسپورمنٹ نہیں آئی۔ بہت غلکری ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب مولانا امیر زمان صاحب۔ نماز انشاء اللہ دو بجے ہو گی انشاء اللہ میں نے چٹ بھیجی ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب اسپیکر اذان کا نام ہو چکا ہے۔ ہوا ہے۔ آپ خود عالم میں آپ خود اذان کا ترجمہ آپ بتا دیں کہ کیا ترجمہ ہے اذان کا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر نماز کا نام انشاء اللہ نہیں جائے گا مولوی صاحب بھی انتظار سے کام لے گا۔ صرف ایک قرارداد۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) اگر ویسا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب اسپیکر اذان کا آپ ترجمہ ذرا کراکر کے مولوی زمان صاحب پوچھتا ہے اذان کا۔ اذان ہو چکی ہے اور اس کا مطلب کیا ہوتا ہے جناب اسپیکر۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) جناب گزارش یہ ہے کہ آپ کے بلوجستان اسلامی میں آج سے اور گل سے اسلام کے سکھی کی کوشش ہو رہی ہے میرے خیال میں ایک انسان آپ اور بھائیں ساتھیوں کو ذرا اسلام سکھادیں۔ اب یہ بات جو ہے کہ اذان ہو گئی ہے میری بھی یہی خواہش ہے کہ اس کے بعد جتنے بھی سوالات ساتھیوں نے کی میں یہ سب میں نے نوٹ کر رکھا ہے اور جب بھی پھر انشاء اللہ میں دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر تو پھر بن ٹھیک ہے ابھی نماز کے لئے جائیں گے۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسر) تو نماز کے لئے جائیں اور پھر نماز کے بعد سوا دو بیجے سے

جناب ڈپٹی اسپیکر

ابھی دو بیجے تک وقظہ نماز سے

(ا) اصلی کا اعلان برائے وقظہ نماز ایک نج کر ۱۵ منٹ پر ملتوی ہوا اور دوبارہ دو، بھر ۳۰ منٹ زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر شروع ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر

جی مولانا امیر زمان صاحب۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسر) بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر اذان کی وضاحت مانگی ہے تو باقی مسائل کے بارے میں بھی۔ اذان کے متعلق تو میرے خیال میں جو بھی مسلمان میں جس نے کلمہ پڑھا ہے دین کا سمجھنا اُس مسلمان کی خود ذمہ داری بنتی ہے اور پھر بھی کرم ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایت ہے کہ علم حاصل کرو چاہے تمیں چیز جانتا پڑے۔ افسوس کی بات ہے کہ مسجد بخل میں ہو اور اذان کے معنی نہ آتا ہو۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین پواسٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔ مولوی صاحب نے اس کا مطلب غلط لیا میرا مطلب یہ تھا کہ اذان ہو چکی ہے اذان کا مطلب کیا ہے؟ اذان کا یہی مطلب ہے کہ اذان انسان سے اور کاروبار ایک دم بند۔ جس چیز میں بھی دو چاہے کاروبار ہو چاہے کوئی چیز ہو میرا مقصد یہی تھا کہ آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں کے نماز کا تمام ہو چکا ہے اور آپ نماز کا تمام دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر تو نماز کے ذریعہ سے ہمیں دعوت دی جاتی ہے کہ جنی الفلاح سے آؤ کامیابی کے لئے۔ کامیابی جو ہے وہ نماز کی جماعت میں ہے۔ ہم وقظہ بھی جماعت کی نماز کے لئے کرتے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ پھر وہاں حاضری چند لوگوں کی ہوتی ہے یہ مناسب نہیں ہے ہمیں چاہیے کہ پھر ہم سب پڑھ جائیں وہاں مسجد میں حاضری دیں۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسر) واپڈا کی لوڈ شیڈنگ اور دلشیج ٹیلی فون کی خرابی کے متعلق کچھ ساتھیوں نے گزارش کی سب سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ جناب

اپنے سکر زیر و آور کے دوران جب چیف مسٹر یہاں موجود ہوتے ہیں تو ساتھی اتنی باعث نہیں کرتے ہیں میرے ذہن میں یہ آہا ہے کہ شاید یہ کوئی سازش نہ ہو میرے لئے۔ اور پھر یہ ہے کہ اس طرف سے بھی مسائل پیدا ہٹھلے کرتے ہیں اس طرف سے بھی مسائل ہٹھلے کرتے ہیں تو معلوم یہ ہو رہا ہے کہ یہ کچھ شاید دال میں کچھ کلاہے شاید ساتھیوں کے ذہن میں ۔۔۔ تو واپسی کی لوڈ فلینگ اور دلیچ کے متعلق اور ٹیلی فون کی خرابی کے متعلق۔ یہ ایک علاقہ کا مسئلہ نہیں ہے یہ تھوڑا آٹھ بلوجہستان میں ایک انتہائی بڑا مسئلہ ہے سارے بلوجہستان میں یہ ذریہ بگٹی کی طرف سے لائن آ رہی ہے یا ذریہ غازی خان کی طرف سے یہ جب کمل ہو گئے تو پھر انشاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا لیکن میں ساتھیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ مسئلہ کیونکہ مرکزی لیوں کا مسئلہ ہے میں چیف مسٹر صاحب سے اس پر بات کر کے پھر جو صحیح جواب ہو اور صحیح طریقہ کار ہے اس طریقے سے ہم مرکزی حکومت سے نیک اپ کر لیں گے اور چونکہ یہ مسئلہ بلوجہستان کا مسئلہ ہے اور واقعی حقیقت یہ ایک مسئلہ ہے اس کو ہم اچھے طریقے سے انشاء اللہ تعالیٰ چلاسیں گے۔ جاں تک سرور خان کاڑ نے یہ بات کی کہ مجھے نوش دیا گیا ہے وہ تو میرے خیال میں آپ نے وظاحت کر دی کہ اسکی فلور پر اس کو اپنی تحفظ حاصل ہے کوئی اس کو حق بات سے نہیں روک سکتا ہے اور جاں تک نوش کی بات ہے وہ میرے پاس لے آئیں اس کی بھی ہم ذرا معلومات کر لیں گے کہ یہ کس نے دیا ہے کس طرح دیا ہے اور کیوں دیا ہے۔ اور آئینی تحفظ جب ان کو حاصل ہے تو پھر میرے خیال میں کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے وہ پریشان نہ ہوں اور ہم بھی ساتھ ہیں ہم بھی حق بات کرتے ہیں اور ضر اور جب ہم بھی بات کرتے ہیں تو یہ نوش کل ہمارے پاس بی آئیں گے تو اکیلا سرور خان صاحب کا مسئلہ نہیں ہے یہ ہمارا سب کا مسئلہ ہے وہ اکیلے نہیں ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں۔ ضلع نیکس کی بات ہوئی۔ ضلع نیکس کے متعلق جاں تک میری معلومات میں جمالی صاحب کے دور حکومت میں گورنر کے تھوڑا ایک آرڈیننس جاری ہوا ضلع فیس کے متعلق۔ تو جب اس آرڈیننس کے تحت تمام اضلاع پر ضلع نیکس لگایا گیا تو پھر بلوجہستان میں سارے بلوجہستان میں ضلع

ٹیکس کی مخالفت عوام نے کی ، اور باقاعدہ طور پر جلس اور جلوس وغیرہ ہوئے تو یہاں کچھ ساتھیوں نے وہ مسئلہ ادھراں سبیلی میں انٹھایا پھر اس پر یہاں اسکی میں بحث ہو گئی۔ آخر کار ہم ادھر چیمبر میں بیٹھ گئے تو یہ فیصلہ طے ہوا کہ ضلع ٹیکس ہر ایک ضلع کے اپنے اختیارات میں ہے جو ضلع ٹیکس لگانا چاہتے ہیں اس کو گورنمنٹ گرانٹ دی دیں گے۔ اور جو ضلع ٹیکس نہیں لگانا چاہتے ہیں اس کو گورنمنٹ گرانٹ نہیں دیں گے تو میرے خیال میں یہ فیصلہ جعفر خان کے وقت میں بھی برقرار رہا آج تک وہی فیصلہ بھی تک برقرار ہے۔ تو جناب والا میں ایک وضاحت اور کروں گا ضلع ٹیکس مثلاً اگر پشین والے نہیں لگا رہے ہیں تو نہ لگائیں لیکن ضلع پشین سے وہاں سے فروخت وغیرہ کاڑی میں سوار کر کے یہاں کوئی سے کراس کر کے مٹا کر اپنی جانا ہے تو کہیں نہ کہیں ایک چین کو تو انہوں نے کراس کرنا ہے اب۔ اب کیا یہ سود مند بات ہے کہ وہ کوئی میں ٹیکس دیدے ناکہ یہ ضلع کوئی پر خرچ ہو پیسے پشین کے ہیں اور خرچ کوئی پر ہو۔

بسم اللہ خان کا کڑ پواتشت آف آرڈر جناب۔ سینئر فسر صاحب آپ کے نالج کے لئے ہم جائیں کہ وہ جو یہاں پر ضلع ٹیکس کا ایک چین ہے اس پر کھد دیا جائے ہے کہ یہ مال پشین سے آتا ہے تو پھر پاکستان کے کسی کونے میں اس سے پھر ٹیکس نہیں لیا جائے ہے۔ وہ ٹیکس کہیں نہیں دیتے ہیں۔

عبد الرحمن خان مندو خیل پواتشت آف آرڈر جناب۔ بسم اللہ خان صاحب اگر یہ اپنی سیٹ سے بات کریں تو زیادہ بہتر ہے ریکارڈ پر آجائے گا۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسر) نہیں اگر آپ اپنی سیٹ سے بات۔۔۔ عبد الرحمن خان مندو خیل نہیں آپ اپنی سیٹ پر نہیں بیٹھے ہیں۔ آپ کا لپنا وہ ریکارڈ بننے گا وہ صحیح ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

میر جان محمد خان جمالی ہاں۔

عبد الرحمن خان مندو خیل وہ آجاتا ہے لیکن یہ ہے کہ وہاں اس کا ریکارڈ پر کہ
بسم اللہ خان۔ ہو سکتا ہے وہاں پر دوسرے آزمائیں ممبر بیٹھے ہوں ان کی آواز سے بُخ بھی
یعنی یہ اصول ہے۔ بناتی اسی لئے ہے۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) تو جتاب اپنیکر ضلع نیکس کے متعلق ابھی
مک دہی فیصلہ برقرار ہے۔ دہ موجودہ حکومت نے ابھی تک کوئی نیا فیصلہ کیا ہے اور دہ اسکی
سے کوئی فیصلہ ہوا ہے چھلی حکومت کا جو فیصلہ تاگورز کے آرڈنسنس کے تحت۔ شاید لگسی
صاحب کو یاد ہو گا کہ کابینہ میں اس مسئلے کو صحیح اگیا تھا پھر اس سے ہڑتاں ہو گیں اور بت
مسئل پیدا ہو گئے پھر صوبائی حکومت نے اعلان کیا کہ اس کو ہم ذرا ڈیفر کرتے ہیں فی الحال
اس کو نہیں لگاتے ہیں۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ پرسوں زمینداروں سے ہماری بات ہوئی
چیف نسٹر صاحب نے ان سے کہا کہ اس پر ہم زمینداروں کی ایک مینگ بلاسیں گے جیسے ہی
کراچی سے والہیں آؤں گا ان کے ساتھ بیٹھ کر ایک فیصلہ طے کروں گا کہ اس بارے میں ہم کیا
کچھ کریں اور حکومت کیا تھوڑا کر سکتی ہے اور زمیندار ہمارے ساتھ کیا تھوڑا کر سکتے ہیں۔ تو
وزیر اعلیٰ کے آنے تک سہ مداخلت۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین میں وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ آپ یہ
کہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ کی پالیسی نہیں ہے پھر یہ نیکس کیوں لگایا گیا ہے اور اس کو کیوں ختم
نہیں کیا جاتا۔ جبکہ آپ کہ رہے ہیں کہ سابقہ فیصلہ برقرار ہے جبکہ وہاں پہلی تاریخ سے یہ
نیکس لگو ہوا ہے اور وہاں کا ڈی سی یہ وصول کر رہا ہے اس پر گورنمنٹ فوراً توجہ دے
جیسا کہ آپ فرماتے ہیں اسی پر آپ عمل کریں اس کو ہٹا دیں اور آج ہی اس کو ہٹا دیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ جتاب اپنیکر عرض یہ ہے کہ جہاں تک ضلع کا متعلق
ہے آج اس معزز ایوان کے فلور پر ہمارے دونوں سیاسی جماعتیں اس بات پر مخفق ہیں کہ
ضلع نیکس وصول نہ کیا جائے جب کہ اور کسی معطلے میں ان کااتفاق نہیں ہوا ہے اس کا
مطلوب یہ ہے کہ ضلع نیکس جو ہے ایک ایسا سیاسی مسئلہ ہے جسے سپاہدان اپنے سیاسی محادلات

کے لئے استعمال کرنا چاہئے ہیں۔ ضلع ٹیکس تمام پاکستان کے ہر ضلع میں یہ لاگو ہے صوبہ
بلوچستان کا حصہ نہیں ہے اگر ضلع پشین پاکستان کا حصہ ہے اور بلوچستان کا ایک ضلع ہے
جبکہ باقی ضلعوں میں یہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے تو پشین میں کیوں وصول نہیں کیا جاتا ہے یا
تو یہ ہے کہ سارے صوبے ضلع ٹیکس ختم کر دیا جائے تو یہ اچھی بات ہے پھر پشین میں ختم
کیا جائے اگر یہ دونوں اور سیاسی بازی حاصل کرنے کے لئے صرف پشین کو ایک ایسا جگہ بنایا
ہے جسیں ہمارے دو سیاسی جماعتیں ایک ایسے مسئلے پر اکھنے ہوئے ہیں جس یہ ایک دوسرے
سے سیاسی بازی لینا چاہتی ہیں اور کچھ بات نہیں ہے یہ سیاسی بازی لے جانے کی بات ہے کیونکہ

..... مداخلت

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب اسپیکر سرور صاحب غلط بیان سے کام
لے رہے ہیں یہ خود سے آدمی نہیں ہے ان کا پادری آج کی ہے کل دوسری ہے اس کو سیاست
آتی نہیں مداخلت -

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب اسپیکر میں پواںٹ آف آرڈر پر ہوں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب اس کو XXXXXXXXXXXXXXXX
XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX ملک بند -

جناب ڈپٹی اسپیکر مصطفیٰ صاحب کے کچھ الفاظ ایسے ہیں - مداخلت -

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب اسپیکر میں پواںٹ آف آرڈر پر ہوں کہ
XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX جناب اسپیکر ہم

یہ چاہئے ہیں اگر میونسل گھمیٹی چوگنی لے سکتی ہے تو ہر ضلع کو نسل بھی ٹیکس لے سکتا ہے یا تو
سارے بلوچستان میں الیمنی پالیسی بنائی جائے ضلع ٹیکس ختم ہو اور کسی بھی ضلع سے نہیں جائے
میں اس کے حق میں ہوں یا تو پھر یہ ہے کہ اگر سارے بلوچستان میں ہر ضلع ٹیکس دے رہا
ہے اور پشین میں ٹیکس نہ ہو تو چونکہ یہ ہماری دونوں جماعتیں کی سیاسی بازی گری ہے سیاست
میں بازی لینا چاہتی ہیں مولانا صاحب بھی جو ہیں وہیں سے کام لے رہے ہیں کوئی سمجھ بات

نہیں کر رہے ہیں کیونکہ جاہ بوجگیں نہ کہیں۔ میں کہتا ہوں کہ لوگوں کے سامنے بھڑے ہو کر کھنا چاہیئے کہ یہ غلط ہے یا صحیح ہے وہی آدمی ذمہ داری قبول کرے چاہے برا ہو یا صحیح ہو مل کر بیٹھ کر کے ذمہ داری قبول کریں یا تو پھر حکومت ذمہ داریوں سے دستبردار ہو جائے یا تو پھر آپ خود سوچ لیں کہ سارے صوبے میں ہر ضلع میں ضلع نیکس ہے تو پشین میں کیوں نہیں ہے یا تو پھر سارے صوبے کے ہر ضلع کو نیکس سے بری الذمہ قرار دو قانون پاس کرو یہاں پر بیٹھ کر کے **Legislation** کرو سارے ضلعوں کا نیکس بند کرو یہ اچھی بات ہے ہم اس کی تائید کریں گے۔ لیکن یہ ہے کہ ایک جگہ نیکس لینا اور دوسری جگہ نہ لینا یہ صرف ان کی سیاست لوگوں کی سستی، ہماری اور سستی زمینداری لینا ہے کہ ہم نے آپ کے لئے جاہ مسیس مداخلت۔

جاہ اپسیکر جاہ کاڑ کے منہ سے اور مصطفیٰ صاحب کے منہ سے اسی طرح کے الفاظ لٹکے ہیں لہذا ان کو بھی کارروائی سے حذف کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل پوائنٹ آف آرڈر جاہ اپسیکر۔

جنتاب ڈسٹریکٹ اپسیکر جی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جنتاب والا ضلعی نیکس زرعی نیکس ہمارے لوگوں پر بوجھ ہے اس میں یہ سیاست نہیں ہے آپ مہربانی کریں ہمارے لوگوں پر یہ جو نیکس کی بات ہے بالکل اتنی سکت نہیں ہے ہماری زمینداری اتنی ہے نہیں، تمام صوبے کی نہیں ہیں یہ نیک ہے ہم کہتے ہیں بالکل صوبے میں ختم کریں نیکس تو اس وقت لوگ دیتے ہیں جب ان میں استعداد ہو ہماری پوزیشن کیا ہے؟ پشین ضلع میں ووٹ کا مسئلہ نہیں۔ پشین کے ضلع میں لوگ جو ہیں ابھی بسم اللہ صاحب یعنی وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ یہ تمام جو مشینسری آلات ہوتے ہیں بھلی کی وجہ سے جل جاتے ہیں ہمارے لوگ اپنے وسائل سے کچھ زمینداری کرتے ہیں اس

XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

جاہ اپسیکر صاحب کے حکم سے مندرجہ بالا الفاظ حذف کیئے گئے۔

minutes,

MIR JAN MOHAMMAD KHAN JAMALI So, we can have
cup of tea.

MR. SPEAKER After Prayers.

(اجلاس کی کارروائی ۱۵:۰۰ چھ. بکر پندرہ منٹ پر نماز کے لئے ملتوی کی گئی)

(اجلاس دوبارہ چھ. بکر چھلیس منٹ پر زیر صدارت جناب اپیکر شروع ہوا)

MR. SPEAKER Mir Jan Mohammad was on his relax.

Please carry on.

میر جان محمد خان جمالی جناب اپیکر پھر میں اپنی تحریر دوبارہ شروع کرنا ہوں نماز کے
وقتے کے بعد بڑا انٹر ٹینگ بجت تھا و سیں آف ذوالیمہnt Oasis of Development میں پھر ڈسکس کرنے لگا ہوں سب سے پہلے تو ملک سرور خان تازہ دم ٹریوری کے ممبر میں
انہوں نے بھی میری غیر موجودگی میں جناب اپیکر۔

MR. SPEAKER No cross talk please.

میر جان محمد خان جمالی اسی سلسلے میں تو کچھ سرور خان صاحب کے بھی ہڑے اپنے
منفرد خیالات تھے Appreciative Evenings مولانا نصیب اللہ نے بھی
اور بسم اللہ صاحب نے کہہ ڈالا کہ گھٹان کو Ignore کیا جاتا رہتا ہے اور جو بھی شمال سے
ہوا میں آتی ہیں تبدیلی اُنہی کی وجہ سے آتی ہے اپنے بجت کے بارے میں یہ تاثرات چلیں آگے
پڑھتے ہیں جناب اپیکر آپ کی اجازت سے اگر دس پندرہ منٹ اور دے دیں لدھوکیش اور
اہلیت پر میں تفصیلی ذکر کیا اور لدھوکیش میں جناب اپیکر There is no time
If don't take start غلطی کی گنجائش بھی نہیں ہے۔

جس طرح کہتے in this field in the proper sense of work.
ہیں تو پھر آپ بیٹھے رہیں ہم بھی اسکلیوں کے الکٹشن لڑتے آئیں والیں جائیں کریں گے وہی

تحسیں وہی آپ پی دی وہی کام کوئی
 In the real sense of Development نہیں ہوگی مولانا امیر زمان صاحب اس وقت موجود ہیں اور وزیر اعلیٰ کے
 نمائندگی کر رہے تھے سینٹر پسٹر بھی میں ان سے گزارش کرونا کا تطعیم کے بارے میں ہرے پارٹی
 کو اور ہمارے مستقبل کی نسلوں کا سوال ہے ہمارے مستقبل کا سوال ہے
 اور وقت آگیا ہے تکنیکیں رنجوکیشن کا دنیا چاند پر پہنچنے کے بعد آگے نکل گئی ہے ہم واپس
 اور ہری آکر خصر جاتے ہیں کہ بغیر میراث کے سرہ گرید کے آفسر لگ جائیں بغیر میراث کے کہیں
 ایندگت Indicate ہو جائیں اسی میں ہم لوگ بھی شریک ہیں اس گناہ میں ہم سفارشی جس
 میں مجرین بھی ہیں ہم سے الگی نمائندے بھی ہیں تو سوچل جسٹس کو ہم جڑ سے مار کر رکھ
 دیتے ہیں میں صرف کسی وجہ سے دوسرا بنا تھا میں وسیز آف ڈیلپٹ Oasis of Development
 پر بات کرنا چاہتا تھا جناب اپنے اس وقت بھی آپ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں چلے
 جائیں پوسٹنگ ٹرانسفر کیوں ہو رہی ہے پوسٹنگ ٹرانسفر بھی میرے بچے بانج ہو گئے ہیں سکول
 فیصلی Facility نہیں تربت میں مجھے ہی این ڈبلیو کا نجیزہ کھاتا ہے Hypertension ہو گیا
 ہے زیادہ کما کر کوئی کے نزدیک میں رہنا چاہتا ہوں یا جب میں کیونکہ Height پر میں نہیں
 رہنا چاہتا یہ بڑی اٹرٹینگ چیزیں ہیں سارا دن وزیر اعلیٰ ہاؤس میں یہی لوگ پھر رہے ہیں
 پوسٹنگ ٹرانسفر کر رہے ہیں اور یہ کوئی نہ تربت جانا چاہتا ہے نہ ثوب میں پوست ہونا چاہتا
 ہے چن مک نہیں جانا چاہتا ہے پلے تو وہ سندھیوں کی مثال دی جاتی تھی ایک ٹکیو میرا ایک
 سندھی کی دور پوسٹنگ ہوئی ایک سکول سے دوسری جگہ کھاتا ہے سائیں آسائیں دی پوسٹنگ
 پر دلیں میں ہوتی ہے ابھی تو ہم بلوجستی پر دلیں کا نام لیکر سارا دن مارٹے رہتے ہیں جناب
 اعلیٰ تھے ہیں ہمارے پاس ڈیپولن ہیڈ کوائز There are also the

district Hqrs. they have 26 districts & sub divisional Hqrs

سکینڈ پاپولیشن Scattered Population کسی بھی ایریا کسی بھی حصے کی ہو آپ فیصلی
 دیں گے تو وہ Convert کر کے انہی فیصلی سینٹر کہہ لیں اور آجائیں گے

کوئی فیصلی مانگتا ہے بلوجھستانی مانگتا ہے کہ میرے بچے کو اچھی تعلیم ملے بلوجھستانی مانگتا ہے کہ میرے بچوں کو فیصلی کو اور مجھے اچھے اہل فیصلی ملے میں جس شریں ہوں اس میں نل میں پانی آنا چاہئے اور نالی کا پانی اس نل کے ساتھ شامل نہیں ہونا چاہئے گڑ کام کرنے چاہئے بھلی ہونی چاہئے جہاں گئیں پہنچی ہوئی ہے گئیں ہونی چاہئے اور سینٹری کنڈیشن مناسب ہوں مطلب In the other words civic amenities لوگوں کی ڈیلپ Locality develop کاروبار بھی کر سکے ۔ بچوں کو تعلیم بھی دے سکیں اور صحت کی اعلیٰ فیصلی (Facility) بھی اولیٰ (Avail) کر سکیں ۔ یہ تو ایک عام بلوجھستانی کی ضرورت ہے ۔ اور جو گندم وہ ادھر سے ملے ۔ وہ پرمٹ لیتے وقت وہ سو روپیہ وہ رشوت کا پرمٹ لے اس طرح کے سریں لائن پروڈائر ہوں سب کچھ اسی طرح جو بلوجھستان کا گورنمنٹ سرونت ہے ۔ جب اس کی پوسٹ سو میل کر دیں تو وہ بھی مسئلے انحصار نہ لگ جاتا ہے ۔ جناب جہاں وہ پوسٹ ہوتا ہے اس کے پاس آفس ہونا چاہئے ۔ مگر ہونا چاہئے سارے اہل کاروبار کے لئے جو ادھر پوسٹ ہوں ۔ پھر وہ جانے کے لئے تیار نہیں ہے ۔ لیکن کیس فیصلی بھی ہوا ہیئت فیصلی بھی ہو ان افسر لوگوں کو Enter Tainment Facilities میں جاتا ہے افسر لوگوں کو اپنی فیصلی کے ساتھ ان کو سیر تفریح کی سولت ہو ۔ آج کل ڈش اٹھنا آگیا ہے پسروٹ فیصلی بنا دیں ۔ شام کو بید میشن کھیل لیں ٹھیں کھیل لیں ۔

There are so many other funny things they're used to doing the things in which we politicians

are involved جناب اچیکر جب انٹرینسن فیصلی لیکن کیس ہیئت اور رہائش کا مسئلہ حل ہو تو وہ شوق سے جاتا ہے ۔ پان بلوجھستان میں کیوں نکلیشن کا پر اہم ہے ۔ لیکن آج کل دنیا اپنے وانس ہو گئی ۔ سیاست کے ذریعے میں کیوں نکلیشن وہ لئک بھی آج آگیا ہے ۔ آج لوگ انٹرینس پر پہنچ گئے ۔ کہ ابھی تک بلوجھستان میں نہیں متعارف ہوئی ۔ لیکن پھر جب یہ سولت

ان کو ان چھ ڈوبن میں ہوگی۔ جہاں افسروں کو رہتے ہیں اور عوام کو بھی یہ سولیات مل جائیں گی۔ تو خود جو ہماری Scattered Population ہے۔ ان شرکی طرف مائل ہو گی۔ جس میں چھ ڈوبنل ہمیڈ کوارٹر کو تو آپ خود بخود ڈیوبلپ کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ چھ ڈسٹرکٹ ہمیڈ کوارٹر بھی ڈیوبلپ ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں چھ ہمیڈ کوارٹر ہیں یا اسپر ہمیڈ کوارٹر ہیں اس کو فیردا نیز ان چیزوں میں خود تبدیل کریں۔ پھر آپ کے آفسروں کی بھی ان انسٹیوٹ میں آجائیں گے۔ تو پھر آپ کی آرگنائز پالپولیشن ہو گی۔ پالپولیشن جب آپ کی نیچل دے میں اڑیگش کی وجہ سے ایک جگہ آجائے گی تو اس کو آپ خود بخود پھر ڈیوبلپ کر لیں گے۔ ابھی آپ ایک گاؤں میں جا کر تلاab لگا دیں یا ڈوزر کے دو سو گھنٹے لگا دیں۔ اس کا کوئی اثر نہ ہو گا۔ وہ جو Feed Back Lay تبدیلی آ رہی ہے۔ بلوچستانیوں کی زندگی میں جتاب۔

لیکن اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور ہماری آبادی کراچی میں ایک کروڑ ہیں لاکھ لوگ دن کو ہوتے ہیں۔ شام کو پندرہ سے چھیس لاکھ واپس چلے جاتے ہیں۔ کوئی حیدر آباد چلا جاتا ہے کوئی ٹھہر چلا جاتا ہے۔ کوئی جب سبیلہ نکل جاتا ہے والیں۔ ہماری ساری آبادی ایک کروڑ سے زیادہ نہیں ہے۔ کیا ان چھیس شرک کو ڈیوبلپ نہیں کیا جا سکتا In the first stage تو آٹو ٹکلی ہو رہے ہیں۔ کوئی سب سے زیادہ۔ اسی طرح آپ پھر go to on sixty eight centers ساری پالپولیشن ان سینٹر کے اروگر آ جائے گی۔ اور آپ کی Systematic ہوتی جائے گی۔ نہیں تو یہ بی اچ یو بنیتہ رہیں گے۔ یہی سکول بنتے رہیں گے۔ کہیں بی اچ یو کے اندر ہال موسیقی بندھا ہو گا کہیں سکول کے اندر لوگوں نے گندم چھپا کر رکھی ہو گی۔ کسی نے او طلاق بنایا ہو گا۔ کسی نے جگہ بنایا ہو کسی نے کوئی اور چیز بنائی ہو گی۔ یہ ایک طریقہ ہے اگر مسئلہ حل کرنے کی نیت ہے اور وقت آگیا ہے۔ خسارہ کا بجھ ہے قرضہ لے کر ہم اس کو پورا کرتے ہیں۔ اسی کروڑ ہم وفاقی حکومت سے قرضہ لے رہے ہیں۔ یہ تو پانیوں وفاقی حکومت ہے۔ اگر پچھلے دور میں نیکیوں وفاقی حکومت ہوتی۔ اور اونھر لوگ گورنر ہاؤس میں بیٹھ کر حکومت کو ڈی سیلیائز کرتے۔ اور ہمارے محترمین کو اپنے علاقوں میں ٹھک کرنے کی

کو شش کرتے تو ابھی تک پڑے نہیں کیا حشر ہوتا۔ یہ شریف لوگوں کی جناب اپنیکر حکومت ہے آپ لوگوں کا بھی واسطہ ان لوگوں سے پڑا ہے میرے پی این پی کے دوست جو موجودہ بی این ایم کے ان کا بھی واسطہ پڑا ہے یہ وقت ہے Avail کرنے کا۔ اور بالکل ان کے ذہن تیار ہیں۔ اس وقت وہ وزیر اعلیٰ ہر بات سختے ہیں۔ اور آج تک جو ہم اپوزیشن پنجز پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس حکومت کو اور مضبوط کرو کہ کامیاب ہو کیونکہ سارے پاکستان کا مستقبل بلوچستان کے ساتھ ہے ان علاقوں میں Future extension basis جس کو development ... it is reaching the saturation point

انگریزی میں لکھتے ہیں۔ They have to look towards Balochistan, تو اس coverage ... influx development there is no way out کے we have to be ready لے لیں گے کہ آئیے چلتے ہیں اسلام آباد۔ ابھی بھی اعتماد میں لے رہے ہیں۔ لیکن All animals are equal; and some animals are more equal لیکن یہ پالسی ختم کر دیں تو ہم بت آگے چل پڑیں گے۔ جناب میں if you have Got a club in the evening if you go there is bouncers Trading outside, if you behave well you are in good books. If you behave that bouncers

جناب مولانا امیر زمان کا اپنی حکومت میں اس وقت ان بونسز کا کردار ہے۔ سب سے مضبوط ہے۔ مضبوط ٹھوک بجا کر بات کرتے ہیں ہر وقت چلتی کرتے آتے ہیں انشاء اللہ مستقبل میں بھی کار آمد رہیں گے۔ اور تھاون کے ساتھ چلانا پڑے گا یہ چھوٹی چھوٹی بائیں۔ اپوزیشن وغیرہ بلوچستان کو ان چیزوں سے نکلا چاہئے۔ بت تکلیف وہ ہے بت سچھے رہ گئے ہیں لوگ نہتے ہیں ہمارے اوپر جناب اس

سارے بجٹ سیشن میں سلانہ کچھ ملازمین کا بھی حق ہوتا ہے۔ Extra effort اپنے گھر یو ملازم کو بھی دیں تو جب وہ Extra effort کرے گا تو you always

good like give something because he is close and

mirri یہ گزارش ہے کہ آپ اپنے ملازمین کے لئے dear to you along with the attached deptt.

ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ مارچ سے جون تک اگر غریب ملازمین کو وزیر اعلیٰ صاحب دے دیں میں سو روپے تو یہ ضائع نہیں ہو رہا ہے کوئی آفسر کمیش تو نہیں کھا رہا ہے۔ ان کے گھروں میں جائے گا وہ خرچ کریں گے گندم مسگی ہے۔ دو سو چالیس روپے ہے اور آج بھی اوسے محمد میں میں سو چالیس روپے بک رہی ہے۔ وہ مجھے نظر آ رہا ہے میں میں میں کیا حشر ہو گا۔ محمد علی رند ہوتے تو ابھی تک پریشان ہو رہے ہوتے۔ کہ سو ٹھیکش میں کیسے سنجالوں گا۔ اس وقت تیرہ دس وقت موجود نہیں تو گزارش ہے کہ اگر وہ میں میں کا بھی اگر دے دیں تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے کمیش خوری میں تو نہیں جائے گا۔ یہ گزارشات تھیں مربانی آپ نے وقت دیا اور سارے ایوان کی مربانی۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر آج اور کوئی مقرر نہیں رہا۔ اور کل جن اراکین نے تقریر فرمائی ہے میں ان کے نام لے لیتا ہوں۔ تاکہ آپ صاحبان کو علم ہو۔

۱۔ میر قبود حسن خان کھوہ

۲۔ مسٹر محمد اسلم چکی صاحب

۳۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

۴۔ اسد اللہ بلوج

۵۔ مولانا عبد الواسع

۶۔ مولانا امیر زمان صاحب (سینٹر فسٹر)

۷۔ قائد ایوان۔ وزیر خزانہ و انتظام اپ کریں گے۔

-۸۔ سیر قائق علی جمالی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب آپ نے ٹریوری پنجز کے نام آخر میں رکھ دیئے ہیں۔ کوئی اور ترتیب ہو کسی جواب دننا پڑتا ہے۔ سوال جواب ہوتا رہے۔ عمرے نمبر پر میری تحریر ہے۔ اس کے بعد کم از کم ایک ٹریوری پنجز کا ہو ایک حرب اختلاف سے۔۔۔

جناب اسپیکر آپ جماں چاہیں گے آپ کا نام رکھ دیں گے آپ کی تو سارا بلاس عزت کرنا ہے کل سیشن صبح شام ہو گا۔

اب اسمبلی کی کارروائی کل سورخ ۲۵ جون ۱۹۹۶ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام ۵۵، ۶، چھ بجکر پہن منٹ پر سورخ ۲۵ جون ۱۹۹۶ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)